Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly
BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ
36

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

15/ذوالحجہ 1438 ہجری قمری   7/تبوک 1396 ہجری شمسی   7/ستمبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1 ستمبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

میں نے اپنی کتاب کشتی نوح میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ طاعون کے زمانہ میں ہمیں ٹیکہ کی ضرورت نہیں ہوگی خدا ہماری اور اُن سب کی جو ہمارے گھر میں ہیں آپ حفاظت کرے گا اور بالمقابل عافیت ہمارے ساتھ رہے گی، چنانچہ ایسا ہی ہوا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۴۱۔ اکتالیسواں نشان یہ ہے کہ عرصہ بیس یا اکیس برس کا گزرا ہے کہ میں نے ایک اشتہار شائع کیا تھا جس میں لکھا تھا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میں چار لڑکے دوں گا جو عمر پاویں گے اسی پیشگوئی کی طرف مواھب الرحمٰن صفحہ ۱۳۹ میں اشارہ ہے یعنی اس عبارت میں اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ وَھَبَ لِیۡ عَلَی الۡکِبَرِ اَرۡبَعَۃً مِّنَ الۡبَنِیۡنَ وَ اَنۡجَزَ وَعۡدَہٗ مِنَ الۡاِحۡسَانِ یعنی اللہ تعالیٰ کو حمد و ثنا ہے جس نے پیرانہ سالی میں چار لڑکے مجھے دیئے اور اپنا وعدہ پورا کیا (جو میں چار لڑکے دوں گا) چنانچہ وہ چار لڑکے یہ ہیں: محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد، مبارک احمد جو زندہ موجود ہیں۔

۴۲۔ بیالیسواں نشان یہ ہے کہ خدا نے نافلہ کے طور پر پانچویں لڑکے کا وعدہ کیا تھا جیسا کہ اسی کتاب مواہب الرحمن کے صفحہ ۱۳۹ میں اس طرح پر یہ پیشگوئی لکھی ہے: وَ بَشَّرَنِیۡ بِخَامِسٍ فِیۡ حِیۡنٍ مِّنَ الۡاَحۡیَانِ یعنی پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا اُس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور اس کے بارہ میں ایک اور الہام بھی ہوا کہ جو اخبار البدر اور الحکم میں مدت ہوئی کہ شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَۃً لَّکَ. نَافِلَۃً مِّنۡ عِنۡدِیۡ۔ یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں کہ جو نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے چنانچہ قریباً تین ماہ کا عرصہ گزرا ہے کہ میرے لڑکے محمود احمد کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام نصیر احمد رکھا گیا۔ سو یہ پیشگوئی ساڑھے چار برس کے بعد پوری ہوئی۔

۴۳۔ تینتالیسواں نشان یہ ہے کہ میں نے اپنی کتاب کشتی نوح میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ طاعون کے زمانہ میں ہمیں ٹیکہ کی ضرورت نہیں ہوگی خدا ہماری اور اُن سب کی جو ہمارے گھر میں ہیں آپ حفاظت کرے گا اور بالمقابل عافیت ہمارے ساتھ رہے گی لیکن بعض ٹیکہ لگوانے والے جان کا نقصان اُٹھائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بعض لوگوں نے ٹیکہ سے اس قدر نقصان اٹھایا کہ اُن کی بینائی جاتی رہی اور بعض کے اور اعضا میں خلل پیدا ہوگیا اور سب سے زیادہ یہ کہ ملکوال ضلع گجرات میں ایک ہی دفعہ انیس آدمی ٹیکہ سے مر گئے۔

۴۴۔ چوالیسواں نشان یہ ہے کہ سردار نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کا لڑکا عبد الرحیم خاں ایک شدید محرقہ تپ کی بیماری سے بیمار ہوگیا تھا اور کوئی صورت جان بری کی دکھائی نہیں دیتی تھی گویا مردہ کے حکم میں تھا۔ اُس وقت میں نے اُس کے لئے دعا کی تو معلوم ہوا کہ تقدیر مبرم کی طرح ہے تب میں نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا الٰہی میں اس کے لئے شفاعت کرتا ہوں۔ اس کے جواب میں خدا تعالیٰ نے فرمایا مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ یعنی کس کی مجال ہے کہ بغیر اذن الٰہی کے کسی کی شفاعت کر سکے تب میں خاموش ہوگیا بعد اس کے بغیر توقف کے یہ الہام ہوا اِنَّکَ اَنۡتَ الۡمَجَاز۔ یعنی تجھے شفاعت کرنے کی اجازت دی گئی تب میں نے بہت تضرّع اور ابتہال سے دعا کرنی شروع کی۔ تو خدا تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور لڑکا گویا قبر میں سے نکل کر باہر آیا اور آثار صحت ظاہر ہوئے اور اس قدر لاغر ہوگیا تھا کہ مدّت دراز کے بعد وہ اپنے اصلی بدن پر آیا اور تندرست ہوگیا اور زندہ موجود ہے۔

۴۵۔ پینتالیسواں نشان یہ ہے کہ میرے مخلص دوست مولوی نور دین صاحب کا ایک لڑکا فوت ہوگیا تھا اور وہی ایک لڑکا تھا اُس کے فوت ہونے پر بعض نادان دشمنوں نے بہت خوشی ظاہر کی اِس خیال سے کہ مولوی صاحب لاولد رہ گئے تب میں نے اُن کے لئے بہت دعا کی اور دعا کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملی کہ تمہاری دعا سے ایک لڑکا پیدا ہوگا اور اِس بات کا نشان کہ وہ محض دعا کے ذریعہ سے پیدا کیا گیا ہے یہ بتایا گیا کہ اُس کے بدن پر بہت سے پھوڑے نکل آئیں گے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام عبد الحیّ رکھا گیا اور اُس کے بدن پر غیر معمولی پھوڑے بہت سے نکلے جن کے داغ اب تک موجود ہیں۔ اور یہ پھوڑوں کا نشان لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے بذریعہ اشتہار شائع کیا گیا تھا۔

۴۶۔ چھیالیسواں نشان یہ ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ بجز ایک مقام کے پنجاب کے تمام اضلاع میں طاعون کا نام و نشان نہ تھا خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی کہ تمام پنجاب میں طاعون پھیل جائے گی اور ہر ایک مقام طاعون سے آلودہ ہو جائے گا اور بہت مَری پڑے گی اور ہزار ہا لوگ طاعون کا شکار ہو جائیں گے اور کئی گاؤں ویران ہو جائیں گے۔ اور مجھے دکھایا گیا کہ ہر ایک جگہ اور ہر ایک ضلع میں طاعون کے سیاہ درخت لگائے گئے ہیں چنانچہ یہ پیشگوئی کئی ہزار اشتہار اور رسالوں کے ذریعہ سے میں نے اس ملک میں شائع کی۔ پھر تھوڑی مدت کے بعد ہر ایک ضلع میں طاعون پھوٹ پڑی چنانچہ تین لاکھ کے قریب اب تک جانوں کا نقصان ہوا اور ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اب اس ملک سے کبھی طاعون دور نہیں ہوگی جب تک یہ لوگ اپنی تبدیلی نہ کریں۔

۴۷۔ سینتالیسواں نشان یہ ہے کہ ایک شخص مسمّی چراغ دین ساکن جموں میرے مُریدوں میں داخل ہوا تھا پھر مُرتد ہوگیا اور رسول ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا کہ میں عیسیٰ کا رسول ہوں اور اُس نے میرا نام دجّال رکھا اور کہا کہ حضرت عیسیٰ نے مجھے عصا دیا ہے تا اس دجّال کو اس عصا کے ساتھ قتل کروں۔ اور میں نے اُس کی نسبت یہ پیشگوئی کی کہ وہ غضب اللہ کی بیماری سے یعنی طاعون سے ہلاک ہوگا اور خدا اُس کو غارت کرے گا۔ چنانچہ وہ ۴/اپریل ۱۹۰۶ء کو مع اپنے دونوں بیٹوں کے طاعون سے ہلاک ہوگیا۔

۴۸۔ اٹھتالیسواں نشان یہ ہے کہ میں نے مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ وہ تین سال کے عرصہ میں فوت ہو جائے گا چنانچہ وہ تین سال کی مدت کے اندر فوت ہوگیا۔

۴۹۔ انچاسواں نشان یہ ہے کہ میں نے زلزلہ کی نسبت پیشگوئی کی تھی جو اخبار الحکم اور البدر میں چھپ گئی تھی کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے جو بعض حصہ پنجاب میں ایک سخت تباہی کا موجب ہوگا اور پیشگوئی کی تمام عبارت یہ ہے: زلزلہ کا دھکا۔ عَفَتِ الدِّیَارُ مَحِلُّھَا وَ مُقَامُھَا چنانچہ وہ پیشگوئی ۴/اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہوئی۔

۵۰۔ پچاسواں نشان یہ ہے کہ میں نے پھر ایک پیشگوئی کی تھی کہ اس زلزلہ کے بعد بہار کے دنوں میں پھر ایک اور زلزلہ آئے گا۔ اس الہامی پیشگوئی کی ایک عبارت یہ تھی۔ ’’پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔‘‘ چنانچہ ۲۸/فروری ۱۹۰۶ء کو وہ زلزلہ آیا اور کوہستانی جگہوں میں بہت سا نقصان جانوں اور مالوں کے تلف ہونے سے ہوا۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22 صفحہ 228 تا 231)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات اور آپ کی بعثت کے مقاصد کو صرف اُس وقت پورا کر سکتے ہیں جب ہم دین کو تمام دنیوی امور پر مقدّم رکھیں گے

اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ انسان اس بات کا ادراک حاصل کرے کہ اُس نے اللہ تعالیٰ اور اُس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے ہیں

ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہم قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کریں اس کے گہرے علوم کو سیکھنے کی کوشش کریں اور اس کی تمام تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کریں

سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات اور بعض دیگر آیات قرآنی کے حوالہ سے بعض ایسے امور کی طرف توجہ دینے کی نصائح جو آج معاشرے اور نوجوان نسل پر اثر انداز ہو رہے ہیں

اگر آپ واقعی اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو آپ کو لازماً ہر وہ چیز چھوڑنی پڑے گی جس سے قرآن کریم ہمیں منع فرماتا ہے اور جن چیزوں سے ہمیں خبردار کرتا ہے، قرآنی احکامات کی اطاعت سے انسان بہت وسیع انعامات کا وارث بنتا ہے

چاہے آپ ایک مقامی قائد ہیں، مہتمم ہیں، نیشنل صدر ہیں یا کسی اور سطح کے عہدیدار ہیں آپ کو ہر لحہ عاجزی وانکساری سے گزارنا چاہئے

مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ ہمارے رُوحانی لشکر کی دوسری صف میں شامل ہیں اور ایک روز آپ کو پہلی صفوں میں آنا ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہیں ایک دن ہماری جماعت کی بڑی بڑی ذمہ داریوں کا بیڑا اُٹھانا پڑے گا اور آپ کو اس کیلئے تیار رہنا چاہئے

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کے نیشنل اجتماع کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب

فرمودہ 26/ستمبر 2016ء بروز اتوار بمقام Old Park Farm, Kingsley (یوکے) کا اردو مفہوم

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم احمدی مسلمان سب سے زیادہ خوش نصیب لوگ ہیں کیونکہ ہمیں امامِ وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق حاصل ہوئی جنہیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چودہ سو سال قبل بیان کی جانے والی پیشگوئیوں کے مطابق مبعوث فرمایا۔ تاہم ہمیں اپنے ایمان سے متعلق کسی شک وشبہ یا غلط فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم ان مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش نہ کریں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا تھا تو ہمارا آپؑ پر ایمان لانا بے فائدہ ہے۔ آپؑ کی بعثت کے کیا اغراض ومقاصد تھے؟ آسان الفاظ میں آپؑ کی بعثت کا مقصد یہ تھا کہ آپؑ کے ماننے والے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے اخلاص کے ساتھ اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کریں۔ اگر ہم ان مقاصد کو پورا کرنے والے نہیں ہیں یا کم از کم اِن کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کر رہے تو ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بیعت میں آجانا کوئی معنے نہیں رکھتا۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی توقعات اور آپ کی بعثت کے مقاصد کو صرف اُس وقت پورا کر سکتے ہیں جب ہم دین کو تمام دنیوی امور پر مقدّم رکھیں گے۔ یہ وہ عہد ہے جس سے آپ سب اچھی طرح واقف ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر ہماری تقریبات، اجتماعات اور دوسرے اجلاسات میں اقرار کرتے ہیں کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اور آج کچھ ہی دیر قبل آپ سب نے اس عہد کو ایک مرتبہ پھر دہرایا ہے۔ یہ عہد جو آپ نے کیا ہے ایک پختہ وعدہ ہے اس لئے یہ الفاظ جو آپ وقتاً فوقتاً دہراتے ہیں کھوکھلے نہیں ہونے چاہئیں، آپ سب کو ان الفاظ کے معانی ہمیشہ ذہن نشین رکھنے چاہئیں اور آپ کے روزمرہ کے کاموں میں اس عہد کا عملی اظہار ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک مومن دین کو تمام دنیاوی کاموں اور دنیاوی چیزوں پر کس طرح مقدم رکھ سکتا ہے؟ کس طرح اِس عظیم الشان مقصد کو حاصل کیا جا سکتا ہے؟ اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان اس بات کا ادراک حاصل کرے کہ اُس نے اللہ تعالیٰ اور اُس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ ہماری بے حد خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی بابرکت اور کامل شریعت کے ذریعہ سے ہماری رہنمائی فرماتا ہے جو اُس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید کی صورت میں نازل فرمائی۔ قرآن کریم ہمیں واضح طور پر سکھاتا ہے کہ ایک انسان کے ذمہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق کیا ہیں اور انہیں کس طرح ادا کرنا چاہئے۔ اس لئے ہم سب پر لازم ہے کہ ہم قرآن کریم کا مطالعہ کریں کیونکہ قرآن ہماری کامیابی اور نجات کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ یہ وہ روحانی نور ہے جو ہمیں حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنا سکھاتا ہے۔ یہی ہمارا معلّم اور ضابطۂ حیات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کوئی نئی تعلیم نہیں لائے۔ بلکہ جو کچھ آپؑ نے بیان فرمایا اور جو کچھ بھی آپؑ نے ہمیں سکھایا سب قرآن کریم کی اصل تعلیمات پر مبنی ہے۔ جب آپؑ نے ہمیں یہ سکھایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق کس طرح ادا کرنے ہیں تو یہ بھی قرآنِ کریم کے مطابق ہی ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ہم قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کریں، اس کے گہرے علوم کو سیکھنے کی کوشش کریں اور اس کی تمام تعلیمات پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ آج اگر ہمارے دل اور ذہن پاک وصاف ہوسکتے ہیں اور ہم میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوسکتی ہیں تو یہ صرف اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھنے اور سمجھنے کے نتیجہ میں ممکن ہے۔

میرے لئے ممکن نہیں کہ اِس قلیل وقت میں قرآن کریم کی اُن تمام تعلیمات کو بیان کروں جن پر ایک مومن کو عمل کرنا چاہئے۔ اس لئے مَیں ان میں سے چند باتوں کا ذکر کرتا ہوں جنہیں ہر احمدی مسلمان کو اپنانا چاہئے اور ان کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآنِ کریم کی سورۃ المؤمنون آیت 2 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قَدۡ اَفۡلَحَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ۔ یقیناً مومن کامیاب ہو گئے۔ یہ آیت بہت واضح ہے جس میں اللہ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن وہ ہیں جو کامیاب ہوتے ہیں اور ترقی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حقیقی مومن کون ہیں؟ کون ہیں وہ لوگ جو فلاح پاتے ہیں؟ ایک مومن بننے کے لئے کیا صرف کلمہ طیبہ کو پڑھ لینا ہی کافی ہے؟ یعنی اس بات پر ایمان لانے کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں اور پھر کیا کلمہ طیّبہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ کسی فرد کا اس بات کا اقرار کر لینا کافی ہے کہ اُس نے حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق قبول کرلیا ہے؟ امر واقعہ یہ ہے کہ ایک شخص کا ان باتوں پر اس طرح زبانی کلامی اقرار کر لینا کسی طور پر بھی کافی نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ دین کی بیان کردہ تعلیمات کا عملی نمونہ بننے کی کوشش نہ کر رہا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرماتے ہوئے ان خوبیوں کے بارہ میں بتا دیا ہے جو ایک حقیقی مومن کے اندر ہونی چاہئیں۔ اس بات کا ذکر فرماتے ہوئے کہ مومن فلاح پا جاتے ہیں اگلی ہی آیت میں یعنی سورۃ المؤمنون کی آیت 3 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِیۡنَ ہُمۡ فِیۡ صَلَاتِہِمۡ خٰشِعُوۡنَ۔ وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اچھی طرح واضح فرما دیا ہے کہ سچے ایمان داروں میں شمار ہونے کیلئے خشوع وخضوع اور اخلاص کے ساتھ نمازیں ادا کرنا ضروری ہے۔ انہیں لازماً اللہ تعالیٰ کے حضور اس کامل یقین کے ساتھ جھکنا ہے کہ وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے۔ اُن کو اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی کے ساتھ، اُس کی الٰہی عظمتوں کا اقرار کرتے ہوئے، دل کی گہرائیوں کے ساتھ اس کے حضور اور صرف اسی کے حضور جھکنا اور اسی کی حمد وثنا کرنی ہے۔ نمازوں میں عاجزی اختیار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے ربّ کے حضور جھکتے ہوئے اپنے تمام تر گناہوں اور کمزوریوں کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لے کہ وہ بذاتِ خود کمزور ہے اور اپنے ربّ کے فضل واحسان کے بغیر کچھ بھی نہیں۔

اسی طرح سورۃ المؤمنون کی آیت 10 میں اللہ تعالیٰ مومنین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے: وَالَّذِیۡنَ

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تذلّل بھی اختیار کرتے ہیں، صلح کیلئے ہر شرط کو قبول کر لیتے ہیں لیکن پھر بھی دوسرا فریق ظلم کا رویّہ اپناتا ہے اگر حقیقت میں دوسرا فریق ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو پھر وہ اپنا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ وہ کاٹا جائے گا اور پھر آگے یہ بھی فرمایا کہ بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ پس وہ لوگ جو ضدّ کرتے ہیں ان کیلئے بہت بڑا انذار ہے

بیعت کے منشاء کو پورے کئے بغیر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق کی ادائیگی اور صلح اور صفائی بھی ضروری ہے

ہمدردیٔ خَلق اور صُلح ایک ایسا خُلق ہے جس کو اپنانے کی ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار نصیحت فرمائی ہے۔ پس ہر احمدی کو اس پہ بہت توجہ دینی چاہئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے
ہمدردی بنی نوع انسان، صلح جوئی، اعلیٰ اخلاق کے مظاہرہ اور خدا تعالیٰ کی رضا کو فوقیت دینے وغیرہ امور سے متعلق نہایت اہم نصائح

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کرنے والے ہوں۔ صلح کی بنیاد ڈالنے والے ہوں توحید کا صحیح اِدراک حاصل کرنے والے ہوں اور معاشرے میں محبت اور پیار بکھیرنے والے ہوں دنیاوی خواہشات کو کبھی اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں ہم ہمیشہ رہیں اور یہی ہماری اوّلین ترجیح ہو

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 اگست 2017ء بمطابق 18 ظہور 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو۔کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب کشتیٔ نوح میں فرماتے ہیں کہ:

''خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔'' فرمایا ''تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔'' فرمایا کہ ''تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔'' فرماتے ہیں ''نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔'' (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 12 تا 13)

یہ اقتباس مختلف تقریروں میں، درسوں میں، اکثر جماعت کے افراد کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلّل اختیار کرنے کا فقرہ تو ایسا ہے جو اکثر احمدی مختلف اوقات میں بطور حوالہ پیش کرتے ہیں بلکہ آپس کے معاملات کی تفصیل پیش کرتے ہوئے مجھے بھی لکھتے ہیں کہ ہم نے تو ایسا رویّہ اختیار کیا لیکن دوسرا فریق تب بھی ہمارے ساتھ ظالمانہ رویہ اپنائے ہوئے ہے۔

گزشتہ خطبہ میں مَیں نے قضا اور جھگڑوں کے مقدموں کے حوالے سے بھی کچھ باتیں کی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ جن کو آپ نے اپنی تعلیم میں شامل کیا ہے یہ آپ کی اپنے ماننے والوں سے توقعات اور ان کے لئے آپ کے دل کے درد کا اظہار ہے۔ انسان جب کشتی نوح میں تعلیم کے مکمل حصہ کو پڑھتا ہے تو ہل کر رہ جاتا ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ یہ چند الفاظ بھی بار بار ہمارے سامنے لائے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو معاف کرنے اور صلح کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تذلّل بھی اختیار کرتے ہیں، صلح کے لئے ہر شرط کو قبول کر لیتے ہیں لیکن پھر بھی دوسرا فریق ظلم کا رویّہ اپناتا ہے۔ اگر حقیقت میں دوسرا فریق ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو پھر وہ اپنا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ وہ کاٹا جائے گا اور پھر آگے یہ بھی فرمایا کہ ''بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔'' (کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 13)

پس وہ لوگ جو ضدّ کرتے ہیں ان کے لئے بہت بڑا انذار ہے۔ انہیں ہوش کرنی چاہئے۔ ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم فساد نہیں کریں گے۔ نفسانی جوشوں سے بچیں گے۔ اور دوسری طرف صلح سے بھی گریز کرتے ہیں۔ تو پھر یہ عہد بیعت سے دُوری ہے۔ عہد بیعت کو نبھانا نہیں ہے۔

آپ علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا ''کہ ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفّاظی پر نہ رہے'' لفظوں سے ہی اپنے آپ کو احمدی نہ ثابت کرتے رہیں۔ فرمایا کہ ''بلکہ بیعت کے سچے منشاء کو پورا کرنے والی ہو۔'' آپ نے فرمایا کہ ''اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے۔ صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے۔'' آپ فرماتے ہیں کہ ''اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں۔''
(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 188، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ علیہ السلام نے بڑا واضح فرما دیا کہ بیعت کے منشاء کو پورا کئے بغیر اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق کی ادائیگی اور صلح اور صفائی بھی ضروری ہے۔

آپ اپنی حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے اور اس بات کا اظہار فرماتے ہوئے کہ آپ میں کتنی وسعت حوصلہ اور معاف کرنے کی طاقت ہے، اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ '' مَیں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص جس نے مجھے ہزاروں مرتبہ دجّال اور کذّاب کہا ہو اور میری مخالفت میں ہر طرح کی کوشش کی ہو اور وہ صلح کا طالب ہو تو میرے دل میں یہ خیال بھی نہیں آتا اور نہیں آ سکتا کہ اس نے مجھے کیا کہا تھا اور میرے ساتھ کیا سلوک کیا تھا۔'' پھر آپ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسے اپنے

نفس سے کرتے ہو۔’’ جو اپنے لئے چاہتے ہو یا خواہش ہے کہ تمہارے ساتھ دوسروں کی ہمدردی ہو، وہی سلوک اپنے بھائیوں سے بھی رکھو۔ فرمایا کہ ’’اور اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے، نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔‘‘

(ملفوظات، جلد9 صفحہ 74، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمیں ہر وقت یہ بات سامنے رکھنی چاہئے کہ آجکل کی دنیا میں جہاں ہر وقت اور ہر جگہ فتنہ وفساد کی حالت طاری ہے ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر ایک حصار میں آیا ہوا سمجھتے ہیں اور اس بات پر شکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا کی عمومی فساد کی حالت سے محفوظ رکھا ہوا ہے حقیقت میں ہم اس وقت محفوظ ہو سکتے ہیں جب ہر وقت ہم یہ احساس رکھیں کہ اپنے جائز معاملات میں بھی دوسروں سے معاملات پڑنے پر نرمی کا رویّہ رکھنا ہے اور صلح کی بنیاد ڈالنی ہے۔ ورنہ ہماری باتیں صرف باتوں کی حد تک رہیں گی اور ہمارا دعویٰ صرف دعوے کی حد تک ہی ہے کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل ہو کر کوئی فائدہ ہوا ہے۔ یہ ہمارا دعویٰ تو ہو سکتا ہے لیکن حقیقت نہیں۔ فائدہ اُسی وقت ہوگا جب اعلیٰ اخلاق کا ہر خُلق ہم میں اپنی چمک دکھا رہا ہوگا۔ ہمدردیٔ خَلق اور صُلح ایک ایسا خُلق ہے جس کو اپنانے کی ہمیں حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار نصیحت فرمائی ہے۔ پس ہر احمدی کو اس پہ بہت توجہ دینی چاہئے۔ آپ کے بعض اور اقتباسات بھی ہیں۔ اپنی مختلف کتابوں میں، اپنی ملفوظات میں آپ نے بار بار اس کا تذکرہ کیا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصّہ کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، حدیث 6114)

پس یہ ایک مومن کی شان ہے کہ اس طرح کے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرے۔ غصّہ کی حالت میں اپنے اوپر کنٹرول ہونا چاہئے۔ کبھی کوئی کافر اس بات پر عمل نہیں کر سکتا بلکہ اس کے لئے تو یہ حیرانی کی بات ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ آتا ہے جب آپ نے دشمن کو پچھاڑ لیا۔ اس پر بیٹھ گئے اور قریب تھا کہ اس کو قتل کر دیتے۔ اس نے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ اور آپ علیحدہ ہو گئے۔ اس نے کہا کہ ایسی حالت میں آپ نے مجھے چھوڑ کیوں دیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اس لئے کہ پہلے میں تمہیں اسلام کے دشمن ہونے کی وجہ سے قتل کرنے لگا تھا۔ اب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا تو میری ذات اس میں شامل ہو گئی اور میں اپنے نفس کی خاطر کسی کو قتل کرنا نہیں چاہتا۔ تو یہ اعلیٰ معیار ہیں جو ہمیں تاریخ میں نظر آتے ہیں جو ہمارے بزرگوں نے پیش کئے۔ (ماخوذ از الفخری اصول ریاست اور تاریخ ملوک، مؤلفہ محمد علی ابن علی، مترجم مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی صفحہ 68، مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور 2007ء)

پس مومن کی تو یہ شان ہے کہ غصّہ دبائے اور صلح کی طرف آمادہ ہو لیکن کافر کبھی یہ نہیں سوچ سکتا۔ اور یہی وہ مومنانہ شان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں تا کہ ہمارے ہر عمل سے اسلام کی حقیقی تعلیم کا اظہار ہو۔ اس حقیقی تعلیم کا اظہار ہو جو عفو، درگزر اور صلح پھیلانے والی تعلیم ہے۔

چنانچہ ایک موقع پر اپنی ایک مجلس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں جو اسی حدیث کی تشریح بھی ہے کہ ’’ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں‘‘۔ ہمیں وہ نہیں چاہئیں جو بڑے زور آور ہوں اور پہلوان ہوں۔ فرمایا کہ ’’بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلِ اخلاق کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔‘‘ اپنے اخلاق کو بدلنے اور اعلیٰ معیاروں تک لے جانے والے ہوں۔ فرمایا ’’یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں۔‘‘ فرمایا کہ ’’اصلی بہادر وہی ہے جو تبدیل اخلاق پر مقدرت پاوے۔‘‘ جو اپنے آپ پر کنٹرول رکھتا ہو اور اخلاق کو اعلیٰ اپنانے کی طاقت رکھتا ہو۔ فرمایا کہ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیل اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد1 صفحہ 140، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ ہمارا مقصد ہونا چاہئے۔

پھر ایک موقع پر ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیّئہ کو چھوڑ کر عادات ذمیمہ کو ترک کر کے خصائل حسنہ کو لیتا ہے‘‘ برے اخلاق کو چھوڑتا ہے، بری عادتوں کو چھوڑتا ہے اور اچھی اخلاق اور خصلتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ فرمایا ’’اس کے لئے وہی کرامت ہے۔‘‘ یہ تبدیلی ہونا، اعلیٰ اخلاق حاصل کرنا اس کے لئے ایک معجزہ ہے اور ایک کرامت ہے۔ لوگ کہتے ہیں کیا کرامت ہوئی؟ بیعت میں آ کر کیا کرامت دکھائی۔ تو بیعت میں آ کر کرامت یہی ہے کہ اعلیٰ اخلاق اپنا لئے اور بری باتوں کو چھوڑ دیا۔ فرمایا کہ ’’مثلاً اگر بہت ہی سخت تُند مزاج اور غصّہ وَران عادات بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا امساک کو چھوڑ کر سخاوت اور حسد کے بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے تو بیشک یہ کرامت ہے۔‘‘ برائیاں چھوڑیں۔ اچھے اخلاق اختیار کئے۔ غصہ کو چھوڑا اور معافی اور حلم کی عادت ڈالی۔ کنجوسی کو چھوڑا اور سخاوت کی۔ حسد کے بجائے دوسروں سے ہمدردی کے جذبات رکھے تو فرماتے ہیں کہ یہ ایک کرامت ہے، ایک انقلاب ہے جو تمہارے اندر پیدا ہو گیا۔ فرمایا ’’اور ایسا ہی خودستائی اور خود پسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے۔ پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جاوے۔‘‘ فرمایا کہ ’’میں جانتا ہوں ہر ایک یہی چاہتا ہے تو بس یہ ایک مُدامی اور زندہ کرامت ہے‘‘۔ اگر ہمیشہ قائم رہنے والی کوئی کرامت ہے تو یہی کرامت ہے۔ یہی معجزہ ہے اور یہی انقلاب ہے جو تمہیں اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے کہ بدیوں کو چھوڑ کر، بداخلاقیوں کو چھوڑ کر اعلیٰ اخلاق اختیار کرو۔ فرمایا ’’انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دُور تک پہنچتا ہے۔ مومن کو چاہئے کہ خَلق اور خالق کے نزدیک اہل کرامت ہو جاوے۔‘‘ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اہل کرامت بن جاؤ۔ مخلوق کے نزدیک بھی اہل کرامت بن جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کے حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ مخلوق کے حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ فرماتے ہیں کہ ’’بہت سے رند اور عیاش ایسے دیکھے گئے ہیں جو کسی خارق عادت نشان کے قائل نہیں ہوئے لیکن اخلاقی حالت کو دیکھ کر انہوں نے بھی سر جھکا لیا۔‘‘ مان گئے۔ بڑے بڑے مجرم، بڑے بڑے بدمعاش، بڑے بڑے عیاش تھے۔ نشانوں کو دیکھ کے تو ان کی حالت نہیں بدلی لیکن اخلاقی حالت دیکھ کر انہوں نے سر جھکا لیا، مان گئے۔ ’’اور بجز اقرار اور قائل ہونے کے دوسری راہ نہیں ملی‘‘۔ فرماتے ہیں کہ ’’بہت سے لوگوں کے سوانح میں اس امر کو پاؤ گے کہ انہوں نے اخلاقی کرامت ہی کو دیکھ کر دین حق کو قبول کر لیا۔‘‘ (ملفوظات، جلد1 صفحہ 141 تا 142، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جب آپ یہ بات بیان کر رہے تھے اس وقت آپ کی ذات سے اس کا ایک عملی اظہار بھی ہو گیا۔ پہلے بھی مَیں یہ واقعہ بیان کر چکا ہوں کہ اُس وقت دو سکھ آئے اور مجلس میں بیٹھ کر فضول گوئی شروع کر دی۔ گالیاں دینی شروع کر دیں۔ بکواس شروع کر دی اور آپ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے بولتے رہے۔ آپ نے کچھ نہیں کہا۔ خاموشی سے سنتے رہے۔ اس وقت سب لوگوں کے یہ جذبات تھے کہ اعلیٰ اخلاق کا کیسا عملی اظہار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ حالانکہ آپ کی جگہ تھی، آپ کی مجلس تھی، احمدی لوگ تھے لیکن آپ نے کسی کو اجازت نہیں دی کہ انہیں کچھ کہے اور جو اُن کے منہ میں آیا، جو گالیاں بک سکتے تھے بکیں، بولے اور چلے گئے۔ یا پھر بعد میں پولیس نے ان کو پکڑ لیا۔

(ماخوذ از ملفوظات، جلد1 صفحہ 142، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

تو یہ وہ اعلیٰ معیار تھا جس کا آپ نے اپنا نمونہ بھی اپنے ماننے والوں کے سامنے پیش فرمایا۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اگر انسان کے اندر سے نفسانیت کا کیڑا نہیں نکلتا تو اس کا توحید پر بھی ایمان نہیں ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا یہ کیڑے اندر سے نہیں نکل سکتے۔‘‘ یعنی نفسانیت کے کیڑے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کا فضل حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ فرماتے ہیں کہ ’’یہ بہت ہی باریک کیڑے ہیں اور سب سے زیادہ ضرر اور نقصان ان کا ہی ہے۔ جو لوگ جذبات نفسانی سے متاثر ہو کر اللہ تعالیٰ کے حقوق اور حدود سے باہر ہو جاتے ہیں اور اس طرح پر حقوق العباد کو بھی تلف کرتے ہیں وہ ایسے نہیں کہ پڑھے لکھے نہیں بلکہ ان میں ہزاروں کو مولوی

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

فاضل اور عالم پاؤ گے۔ اور بہت ہوں گے جو فقیہ اور صوفی کہلاتے ہوں گے۔ مگر باوجود ان باتوں کے وہ بھی ان امراض میں مبتلا نکلیں گے۔" یہ صرف جاہلوں کا کام نہیں ہے کہ وہ اللہ کا حق اور بندوں کے حق ادا نہیں کرتے یا موقع آئے تو لوگوں کے حق مارنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ آپ نے فرمایا کہ بہت سارے پڑھے لکھے لوگ ایسے ہیں بلکہ علماء اور عالم لوگوں میں اور اس سے بھی بڑھ کر جو دین کا علم رکھنے والے ہیں اور عام دنیا میں وہ بڑے فقیہ اور بڑے صوفی کہلاتے ہیں، بزرگ کہلاتے ہیں وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہیں کہ جب اپنا موقع آتا ہے تو پھر سب کچھ بھول جاتے ہیں اور نہ پھر ان کو خدا یاد رہتا ہے نہ بندوں کے حق ادا کرنے اور اعلیٰ اخلاق یاد رہتے ہیں۔ فرمایا "ان بتوں سے پرہیز کرنا ہی تو بہادری ہے اور ان کو شناخت کرنا ہی کمال دانائی اور دانشمندی ہے۔ یہی بت ہیں جن کی وجہ سے آپس میں نفاق پڑتا ہے اور ہزاروں کشت و خون ہو جاتے ہیں۔ ایک بھائی دوسرے کا حق مارتا ہے اور اسی طرح ہزاروں ہزار بدیاں ان کے سبب سے ہوتی ہیں۔" فرماتے ہیں کہ "ہر روز اور ہر آن ہوتی ہیں اور اسباب پر اس قدر بھروسہ کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ کو محض ایک عضو معطّل قرار دے رکھا ہے۔ بہت ہی کم لوگ ہیں جنہوں نے توحید کے اصل مفہوم کو سمجھا ہے اور اگر انہیں کہا جاوے تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں اور کلمہ نہیں پڑھتے؟ مگر افسوس تو یہ ہے کہ انہوں نے اتنا ہی سمجھ لیا ہے کہ بس کلمہ منہ سے پڑھ دیا اور یہ کافی ہے۔" جو اصل مقصد ہے، اصل مفہوم ہے توحید کا اس کو نہیں سمجھے۔ سمجھ لیا کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پڑھ دیا اور کافی ہو گیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ "مَیں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر انسان کلمہ طیبہ کی حقیقت سے واقف ہو جاوے اور عملی طور پر اس پر کاربند ہو جاوے تو وہ بہت بڑی ترقی کر سکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔" فرماتے ہیں کہ "یہ امر خوب سمجھ لو کہ مَیں جو اس مقام پر کھڑا ہوں مَیں معمولی واعظ کی حیثیت سے نہیں کھڑا اور کوئی کہانی سنانے کے لئے نہیں کھڑا ہوں بلکہ مَیں تو ادائے شہادت کے لئے کھڑا ہوں۔ میں نے وہ پیغام جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے پہنچا دینا ہے"۔ فرمایا کہ "اس امر کی مجھے پرواہ نہیں کہ کوئی اسے سنتا ہے یا نہیں سنتا اور مانتا ہے یا نہیں مانتا اس کا جواب تم خود دو گے۔ میں نے فرض ادا کرنا ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ بہت سے لوگ میری جماعت میں داخل تو ہیں اور وہ توحید کا اقرار بھی کرتے ہیں مگر میں افسوس سے کہتا ہوں کہ وہ مانتے نہیں۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق مارتا ہے یا خیانت کرتا ہے یا دوسری قسم کی بدیوں سے باز نہیں آتا میں یقین نہیں کرتا کہ وہ توحید کو ماننے والا ہے۔" فرماتے ہیں کہ "خدا کے واحد ماننے کیلئے ساتھ یہ لازم ہے کہ اس کی مخلوق کی حق تلفی نہ کی جاوے۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا قائل نہیں"۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا قائل ہونا یا توحید کا قائل ہونے والا پھر بندوں کے حقوق بھی نہیں غصب کرتا۔ فرمایا "کیونکہ یہ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس کو پاتے ہی انسان میں ایک خارق عادت تبدیلی ہو جاتی ہے۔" اگر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا مفہوم سمجھ لو تو ایک غیر معمولی تبدیلی تمہارے اندر پیدا ہو جائے۔ فرمایا کہ "اس میں بغض، کینہ، حسد، ریاء وغیرہ کے بُت نہیں رہتے اور خدا تعالیٰ سے اس کا قرب ہوتا ہے۔ یہ تبدیلی اسی وقت ہوتی ہے اور اسی وقت وہ سچا موحد بنتا ہے جب یہ اندرونی بت تکبر، خود پسندی، ریاء کاری، کینہ و عداوت، حسد و بخل، نفاق و بدعہدی وغیرہ کے دور ہو جاویں۔" حقیقی موحد بننا ہے تو پھر تکبر بھی چھوڑنا ہوگا۔ خود پسندی بھی چھوڑنی ہوگی۔ بناوٹ اور ریاکاری کو بھی چھوڑنا ہوگا۔ کینہ اور عداوت رکھنا بھی چھوڑنا ہوگا۔ کوئی صلح کرنے کیلئے آتا ہے، معافی مانگتا ہے تو اس کو معاف بھی کرنا ہوگا۔ دلوں میں کینے پالنے نہیں چاہئیں۔ دشمنیاں نہیں رکھنی چاہئیں۔ حسد اور بخل کو بھی چھوڑنا ہوگا۔ نفاق اور بدعہدی کو بھی چھوڑنا ہوگا۔ یہ ساری چیزیں چھوڑیں گے تو آپ نے فرمایا کہ پھر ہی سچے موحد بن سکتے ہو۔ تبھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے مفہوم کو سمجھ سکتے ہو۔ آپ فرماتے ہیں کہ "جب تک یہ بت اندر ہی ہیں اس وقت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنے میں کیونکر سچا ٹھہر سکتا ہے؟ کیونکہ اس میں توکّل کی نفی مقصود ہے۔" پس یہ پکی بات ہے کہ صرف منہ سے کہہ دینا کہ خدا کو وحدہ لاشریک مانتا ہوں کوئی نفع نہیں دے سکتا۔ ابھی منہ سے کلمہ پڑھتا ہے اور ابھی کوئی امر ذرا مخالف مزاج ہوا اور غصہ اور غضب کو خدا بنا لیا۔

(ملفوظات، جلد 9، صفحہ 105 تا 107، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس خلاصہ یہ کہ انسان کے اندر سے نفسانیت کا کیڑا اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر نہیں نکل سکتا اور اللہ تعالیٰ کا فضل بغیر حقیقی توحید پر قائم ہوئے نہیں مل سکتا۔ نرا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ منہ سے کہہ دینے سے انسان موحّد نہیں بن سکتا۔ موحّد بننے کے لئے اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا مالک سمجھنا ضروری ہے اور اس کو معبود حقیقی سمجھنا ضروری ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کو سب طاقتوں کا مالک سمجھا جائے اور معبود حقیقی سمجھا جائے تو پھر دنیاوی حیلوں سے، دنیاوی بہانوں سے، مختلف طریقوں سے، انسان دوسرے انسانوں کا حق نہیں مار سکتا۔ پس جو اپنے بھائیوں کے حق ادا نہیں کرتا، جو صلح کی طرف قدم نہیں بڑھاتا، جو دشمنیوں کو ختم نہیں کرتا وہ توحید کا بھی قائل نہیں۔ یہ خلاصہ ہے آپ کے اس بیان کا۔ یہ ایک ایسا نکتہ ہے کہ اگر اسے سمجھ لیا جائے تو ہم سب ہمیشہ صلح کی بنیاد ڈالنے والے بن جائیں اور دوسروں کے حق ادا کرنے والے بن جائیں۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو اس مضمون کو سمجھتے ہوئے اپنا جائزہ لینے کی ضرورت ہے ورنہ ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ منہ سے تو توحید کا اقرار ہے لیکن عمل سے اس کی نفی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب 'اسلامی اصول کی فلاسفی' میں ترک شر کی قسموں کا ذکر فرمایا اور یہ ذکر فرماتے ہوئے ایک قسم آپ نے یہ بیان فرمائی یعنی کہ شر کو کس طرح ترک کیا جا سکتا ہے۔ کس طرح کیا جانا چاہئے اور کس طرح ترک ہوتا ہے اور مختلف طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ "دوسرے کو ظلم کی راہ سے بدنی آزار نہ پہنچانا اور بے شر ہونا اور صلح کاری کی زندگی بسر کرنا۔" ایک قسم ترک شرک کی یہ ہے۔ بالکل ایسی زندگی گزارنا کہ کسی بھی قسم کا ظلم کسی پر نہ کرنا۔ کسی کو نقصان نہ پہنچانا بلکہ خالص بالکل مکمل طور پر بے شر ہو جانا اور صلح کی بنیاد ڈالنا، صلح سے زندگی گزارنا۔ آپس میں محبت اور پیار کو بڑھانا یہ ضروری ہے۔ اس بارے میں آپ مزید فرماتے ہیں۔ "پس بلاشبہ صلح کاری اعلیٰ درجہ کا ایک خُلق ہے اور انسانیت کے لئے ازبس ضروری۔ اور اس خلق کے مناسب حال طبعی قوت جو بچے میں ہوتی ہے جس کی تعدیل سے یہ خُلق بنتا ہے اُلفت یعنی خُوگرفتگی ہے"۔ فرماتے ہیں۔ "یہ تو ظاہر ہے کہ انسان صرف طبعی حالت میں یعنی اس حالت میں کہ جب انسان عقل سے بے بہرہ ہو صلح کے مضمون کو نہیں سمجھ سکتا اور نہ جنگجوئی کے مضمون کو سمجھ سکتا ہے۔ یہ خُلق جو ہے یہ بچوں میں پیدا ہوتا ہے۔ صلح کرنا، صلح کی طرف قدم بڑھانا فطرت کا حصہ ہے۔ بچے جو ہیں وہ فوری طور پر بھول جاتے ہیں اور صلح کی طرف بڑھتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ انسان اس طبعی حالت کو اسی وقت سمجھ سکتا ہے جب عقل بھی ہو۔ اگر عقل نہیں ہے تو انسان صلح کے مضمون کو سمجھ نہیں سکتا اور اسی طرح نہ جنگجوئی کے مضمون کو سمجھ سکتا ہے۔ کس وقت صلح کرنی اور کس وقت کن حالات میں جنگ ہونی ہے۔ فرمایا کہ "پس اس وقت جو ایک عادت موافقت کی اس میں پائی جاتی ہے وہ صلح کاری کی عادت کی ایک جڑھ ہے۔ لیکن چونکہ وہ عقل اور تدبر اور خاص ارادے سے اختیار نہیں کی جاتی اس لئے خُلق میں داخل نہیں ہوتی بلکہ خُلق میں تب داخل ہوگی کہ جب انسان بالارادہ اپنے تئیں بے شر بنا کر صلح کاری کے خُلق کو اپنے محل پر استعمال کرے۔" اگر عقل نہیں ہے انسان میں یا طاقت نہیں ہے اُس وقت یا بچے کی حالت ہے تو وہ ایک اعلیٰ خُلق نہیں ہے۔ اعلیٰ خُلق تبھی بنے گا جب سارے حالات کا جائزہ لے اور پھر انسان ارادہ کرکے اور کوشش کرکے پھر صلح کی بنیاد کو ڈالے اور اس کو اپنے محل پہ استعمال کرے۔ یا اگر بعض دفعہ ملکوں میں یا قوموں میں جنگ کی صورت پیش آ جاتی ہے اس وقت وہ فیصلے کرتے ہیں۔ لیکن انصاف سے دور ہو کر نہیں، عقل سے ہٹ کر نہیں بلکہ موقع اور محل کے حساب سے اور سوچ سمجھ کر یہ فیصلے ہوتے ہیں۔ صلح کاری کی بنیاد بھی صحیح محل پہ ہو، صحیح موقع پر ہو تو یہ ایک اعلیٰ خُلق تبھی بنتا ہے۔ فرمایا کہ "جب انسان بالارادہ اپنے تئیں بے شر بنا کر صلح کاری کے خُلق کو اپنے محل پر استعمال کرے اور بے محل استعمال کرنے سے مجتنب رہے۔ اس میں اللہ جلّ شانہٗ یہ تعلیم فرماتا ہے وَاَصۡلِحُوۡا ذَاتَ بَیۡنِکُمۡ (الانفال:2) کہ اپنے درمیان اصلاح کرو۔ وَالصُّلۡحُ خَیۡرٌ (النساء:129) صلح بہرحال بہتر ہے۔ وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَہَا (الانفال:62) کہ اگر وہ صلح کے لئے جھک جائیں تو تُو بھی ان کے لئے صلح کے لئے جھک جا۔ اگر دشمن صلح کے لئے جھک جائے یا دوسرا فریق صلح کی طرف مائل ہو تو پھر صلح کرو۔ وَاِنۡ جَنَحُوۡا لِلسَّلۡمِ فَاجۡنَحۡ لَہَا (الانفال:62) پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَعِبَادُ

کلامُ الامام

"تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ"

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا (الفرقان:64) کہ اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ، عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (الفرقان:73) اور جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت QUOTE کی کہ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ (حم السجدہ:35) کہ ایسی چیز سے دفاع کرو جو بہترین ہو۔ اگر اس طرح احسن رنگ میں کرو گے تو تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی ہے گویا کہ وہ گہرے دوست بن جائیں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’یعنی آپس میں صلح کاری اختیار کرو۔ صلح میں خیر ہے جب وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھک جاؤ۔ خدا کے نیک بندے صلح کاری کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور اگر کوئی لغویات کسی سے سنیں جو جنگ کا مقدمہ اور لڑائی کی ایک تمہید ہو تو بزرگانہ طور پر طرح دے کر چلے جاتے ہیں۔‘‘ اگر لغو بات سنتے ہیں جس کی وجہ سے لڑائی پیدا ہونے کا خطرہ ہو، لڑائی ہونے کا خطرہ ہو تو پھر وہ بزرگانہ طور پر اس سے بچتے ہوئے ایک طرف ہو جاتے ہیں اور فرمایا کہ ’’اور ادنیٰ ادنیٰ بات پر لڑنا شروع نہیں کر دیتے۔ یعنی جب تک کوئی زیادہ تکلیف نہ پہنچے اس وقت تک ہنگامہ پردازی کو اچھا نہیں سمجھتے۔ اور صلح کاری کے محل شناسی کا یہی اصول ہے کہ ادنی ادنیٰ باتوں کو خیال میں نہ لاویں اور معاف فرماویں۔ اور لغو کا لفظ جو اس آیت میں آیا ہے سو واضح ہو کہ عربی زبان میں لغو اس حرکت کو کہتے ہیں کہ مثلاً ایک شخص شرارت سے ایسی بکواس کرے یا بہ نیت ایذاء ایسا فعل اس سے صادر ہو کہ دراصل اس سے کچھ ایسا حرج اور نقصان نہیں پہنچتا۔‘‘ منہ سے فضول باتیں کر رہا ہے، بکواس کر رہا ہے یا نقصان پہنچانے کی نیت ہو جس سے زیادہ کوئی حرج بھی نہ ہوتا ہو ’’سو صلح کاری کی یہ علامت ہے کہ ایسی بیہودہ ایذا سے چشم پوشی فرماویں۔‘‘ اگر کوئی ہلکا سا چھوٹا موٹا نقصان بھی پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کو صرف نظر کرو۔ چھوڑ دو اسے ’’اور بزرگانہ سیرت عمل میں لاویں۔‘‘ آپ فرماتے ہیں ’’اور پھر فرمایا کہ جو شخص شرارت سے کچھ یاوہ گوئی کرے تو تم نیک طریق سے صلح کاری کا اس کو جواب دو تب اس خصلت سے دشمن بھی دوست ہو جائے گا۔‘‘

(ماخوذ از اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد 10، صفحہ 348 تا 349)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ: ’’اس جماعت کو تیار کرنے میں غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بے جا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہوں۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’مَیں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے اور دوسرا چُپ رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے‘‘۔ فرمایا کہ ’’سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینے کو ہرگز نہ بڑھاوے۔‘‘ آپ فرماتے ہیں کہ ’’جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو خدا تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔‘‘ فرمایا ’’خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں کوئی ترقی کرو گے تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤ گے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 127 تا 128، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ہمارا مقصد آپ کی جماعت میں شامل ہونا اس لئے ہے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور حقیقی توحید کو اپنے دلوں پر قائم کریں۔ پھر جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اس کے لئے ان اخلاق کو بھی اختیار کرنا ہوگا جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں، جو دوسروں کے حقوق ادا کرنے سے ملتے ہیں۔

آپ نے ایک موقع پر نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’اگر مجھ سے تعلق جوڑا ہے اور میری فوج میں داخل ہونے کا دعویٰ ہے تو اعلیٰ اخلاق اختیار کرنے ہوں گے اور فتنہ و فساد کی حالت کو چھوڑنا ہوگا‘‘۔ آپ نے اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو فرمایا کہ ’’وہ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ہمدرد بنیں، زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اس سے ان کا دین پھیلے گا۔‘‘

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 15)

اسلام پھیلے گا۔ تبلیغ کے رستے کھلیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ’’پس اٹھو اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو۔‘‘ (لیکچر لاہور، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 174)

پھر ایک جگہ اپنی جماعت کو اپنے دلوں سے بغضوں اور کینوں کو نکالنے اور بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنے اور صلح کی بنیاد ڈالنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’مَیں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارہ شیوہ ہو۔‘‘ لوگوں کو دکھ پہنچانا تمہارا شیوہ بن جائے۔ فرمایا ’’نہیں۔ بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو۔‘‘ وہ زندگی حاصل کرنی ہے تو بغیر کسی کوشش کے نہیں ہوگی یا بغیر اعلیٰ اخلاق کو اپنائے نہیں ہوگی۔ فرمایا کہ خدا کے لئے سب پر رحم کرو ’’تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ مَیں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سِفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں مگر یہ ایک دن کا کام نہیں۔ ترقی کرو۔ ترقی کرو۔ اس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور ان کا جزو بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔‘‘ کپڑے دھوتے ہوئے ان کو بار بار ملنا پڑتا ہے یا دھوبی ان کو پتھروں پے مارتا ہے یا آجکل واشنگ مشینیں ہیں تو ان کو اس تیزی سے گھماتی ہیں کہ وہ میل اتر جاتی ہے یہی مثال آپ نے دی ہے۔ فرمایا کہ ’’یہاں تک کہ کپڑے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے۔‘‘ جس طرح کپڑے دھلتے ہیں وہی تدبیر جو ہے انسانی نفس کے پاک ہونے کی ہے ’’اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (الشّمس:10) یعنی وہ نفس نجات پا گیا جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔‘‘ (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد، روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 14 تا 15)

پس اس طرح اپنے نفس کو دھونے کی کوشش کرنی چاہئے جس طرح کپڑے دھلنے کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم آپ کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کرنے والے ہوں۔ صلح کی بنیاد ڈالنے والے ہوں۔ توحید کا صحیح اِدراک حاصل کرنے والے ہوں۔ اور معاشرے میں محبت اور پیار بکھیرنے والے ہوں۔ دنیاوی خواہشات کو کبھی اپنے اوپر حاوی نہ ہونے دیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں ہم ہمیشہ رہیں اور یہی ہماری اوّلین ترجیح ہو۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

’’اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔‘‘
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

’’پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یو کے)

مکرم ہانی یاسین صاحب (1)

مکرم ہانی یاسین صاحب کا تعلق مصر سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1973ء میں ہوئی۔ ان کا احمدیت کے ساتھ تعارف تقریباً دس سال پہلے ہوا، اور پھر جلد ہی یہ نہ صرف احمدیت کی سچائی کے قائل ہوگئے بلکہ اس وقت سے خود کو احمدی متصور کرنے لگے۔ بعد میں تقریباً دو سال قبل انہیں باضابطہ طور پر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ وہ اپنے اس سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: میں نے دینی لحاظ سے ایک لاپرواہ لیکن مالی لحاظ سے نسبتاً اچھے گھرانے میں ہوش سنبھالا۔ میرے والد صاحب مصری فوج میں آفیسر تھے۔ میں گھر میں سب سے چھوٹا تھا شاید اس لئے میرے والد صاحب کو مجھ سے خاص محبت اور انس تھا۔ وہ مجھ سے اس قدر لاڈ پیار سے کام لیتے کہ دیکھنے والا اس پر تعجب کا اظہار کئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ بلکہ خود میں بھی جب کبھی ان بیتے ایام کی یادوں کا مطالعہ کرتا ہوں تو یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ والد صاحب نے یقیناً میرے ساتھ لاڈ و پیار کا ایسا سلوک روا رکھا ہوا تھا جس کی مثال شاید بہت کم ملے گی۔ والد صاحب میری کوئی بھی خواہش ردّ نہ کرتے تھے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ میں جس چیز کا بھی مطالبہ کرتا وہ اسے میرے دین، اخلاق اور شخصیت پر پڑنے والے اثرات سے بے نیاز ہوکر مہیا کر دیتے۔

لہو ولعب نے کھلاڑی بنا دیا

والد صاحب کے بے جا لاڈ پیار نے میری زندگی اور شخصیت پر بہت گہرا اثر چھوڑا۔ میں بڑا ہوا تو سوائے لہو ولعب کے میرا کوئی دین نہ تھا۔ باوجود اس کے کہ میں ذہین تھا اور معمولی محنت کے ساتھ ہی کلاس میں پوزیشن حاصل کر لیتا تھا پھر بھی کھیل کود کی طرف دھیان ہونے کی وجہ سے بمشکل میٹرک تک پہنچ سکا۔

مجھے فٹبال کا بہت شوق تھا اور ہر وقت اس کی ہی لَو لگی رہتی تھی۔ اچھا کھیلتے کھیلتے میں مصر اور افریقہ کے بڑے بڑے کلبوں کی طرف سے کھیلنے لگا۔ ان میں سے ایک کلب کا انگلش کوچ میرے کھیل سے بہت متاثر ہوا اور اس نے کہا کہ میں تجھے مصر کا بہترین فٹبالر بنا دوں گا۔ میں اچھا کھیلتا رہا تا آنکہ کھیل سے سالانہ چھٹیوں کے دوران ایک حادثے میں میرے پاؤں میں زخم آ گیا۔ چھٹیوں کے بعد میں کلب میں لوٹا تو حادثے کی وجہ سے سب نے میری پرفارمنس میں واضح فرق محسوس کیا۔ میرے کوچ نے سبب پوچھا تو میں نے انہیں صحیح بات نہ بتائی تاہم میری پرفارمنس سب کے سامنے تھی۔ میں پوری قوت کے ساتھ دوڑ نہیں پا رہا تھا جس کی بنا پر میرے کوچ اور کلب والوں کو یقین ہوگیا کہ میں اس صورتحال میں اچھا کھیل پیش نہیں کرسکتا۔ قصہ مختصر یہ کہ میں مذکورہ حادثے کی وجہ سے مصری نیشنل ٹیم میں تو جگہ نہ بنا سکا تاہم ڈومیسٹک لیول پر میں نے فٹبال کھیلی۔

زندگی میں اچانک اہم موڑ آگیا

اس عرصہ میں میری زندگی میں ایک اہم موڑ آیا۔ میری عمر اس وقت اکیس سال تھی کہ اچانک میرے والد صاحب کی وفات ہوگئی۔ جس کے بعد سب کچھ بدل گیا۔ والد صاحب گھر کے واحد کفیل تھے جبکہ مجھے مختلف کلبوں کی طرف سے کھیلنے کے نتیجے میں ملنے والی رقم ناکافی تھی۔ اس دھچکے نے مجھے خدا تعالیٰ کی طرف راغب کر دیا اور میں نے فٹبال چھوڑ کر مسجد کا رخ کیا اور سلفی طرز فکر سے اس قدر متاثر ہوا کہ اسے ہی صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طریق سمجھ کر تمام فرقوں میں سے بہترین اور راہ حق پر قائم فرقہ سمجھنے لگ گیا۔

میرے سوال اور ان کے جواب

کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ میرے دل میں کچھ سوالات پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ مثلاً یہ کہ مسلمان ہر طرف پستی، ذلت اور رسوائی کا شکار کیوں ہیں؟ ہم کس لئے لمبی داڑھیاں اور اونچی پتلونیں پہنتے ہیں؟ دنیا میں ہر جگہ مسلمانوں کا ہی خون کیوں بہایا جا رہا ہے؟

جب میں مولویوں سے یہ سوال پوچھتا تو وہ کہتے کہ مسلمانوں کی اس حالت کا سبب اسلام نہیں بلکہ خود مسلمان ہیں کیونکہ وہ اسلام کی صحیح تعلیمات سے دور ہیں۔ میں کہتا کہ اچھا پھر یہ بتا دیں کہ امّت ان صحیح تعلیمات کی طرف کب لوٹے گی؟ اس پر وہ جھلّا کر کہتے کہ تمہیں کس بات کی جلدی ہے؟ تم خود ان صحیح تعلیمات پر عمل کرو اور باقی لوگوں کی فکر چھوڑ دو۔

میں پوچھتا کہ مسلمانوں کی اس تباہ کن صورتحال کا آخر انجام کیا ہے؟ وہ جواب دیتے کہ یہ ابتلاء ہے۔ میں سوچ میں پڑ جاتا کہ اس قتل وخون اور فرقہ بازی وتباہی کو ابتلاء کہنا درست ہے یا اسے عذاب کہنا چاہئے!

رضاعِ کبیر اور میرا موقف

مولویوں کے ساتھ میرے ایسے سوال وجواب کا سلسلہ جاری تھا کہ اس دوران ایسا واقعہ ہوا جس کی وجہ سے قریب تھا کہ میں اسلام کو ہی ترک کر دیتا اور اس کا سبب الازہر کے علماء تھے۔ یہ واقعہ رضاع کبیر یعنی بڑے شخص کی رضاعت کے مسئلہ کی صورت میں سامنے آیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس مسئلہ کی بنیادی روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب کی گئی تھی۔ میرے خیال میں ایسی روایت اور اس سے اخذ کردہ نتیجہ کو دوسرا واقعۂ افک قرار دینا چاہئے کیونکہ اس روایت کی بنا پر سارا الزام حضرت عائشہؓ پر آجاتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ روایت حضرت عائشہؓ کے کردار کو داغدار کرنے کی ایک سازش ہے۔ واللہ اعلم۔

میں نے یہ روایت اور اس کے مضمون کو قرآن کریم کی تعلیم پر پرکھا تو اس یقین پر قائم ہوگیا کہ یہ سراسر جھوٹ اور افتراء ہے۔ لیکن میری نظر علماء اَزہر کی طرف تھی کہ وہ شاید اس کی نفی کریں گے۔ لیکن ان کے موقف نے مجھے تمام مولویوں کے مقاطعہ پر مجبور کر دیا۔

ازہر کے علماء سے مایوس ہوکر میں نے سلفیوں کے دیگر بڑے بڑے مولویوں کی رائے جاننے کے لئے ڈش لگوائی اور مختلف دینی چینلز دیکھنے لگ گیا۔ لیکن افسوس کہ بڑی عمر کے شخص کی رضاعت کے بارہ میں سب کی رائے ایک تھی اور سب ہی مذکورہ بالا روایت پر بناء کر کے اس کے مسئلہ کے جواز کا فتویٰ دے رہے تھے۔

الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کے نتیجے میں یہ توفیق دی کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک سے ہر اس چیز کی نفی کر دی جو قرآن کریم کی تعلیم کے منافی تھی۔ میرا موقف یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرآنی تعلیم کا مجسم نمونہ تھے اس لئے اس تعلیم میں اور اس کے مجسم نمونہ میں کوئی اختلاف ہونا ممکن نہیں ہے۔

پہلی نظر میں محبت

انہی دینی چینلز کو بدل بدل کر دیکھنے کے دوران ایک چینل پر میری نظر ایک تصویر پر پڑی۔ میں اس شخص کو بالکل نہ جانتا تھا لیکن خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ اس پہلی نظر میں ہی اس شخص کی محبت میرے دل میں گھر کر گئی اور میں بے چین ہوکر یہ سوچنے لگ گیا کہ یہ شخص کون ہے؟ اور یہ چینل کس کا ہے؟ مجھے یوں محسوس ہوا کہ یہ شخص کسی قوم کا عظیم آدمی ہے اور اس قوم نے اسکے خیالات کی ترویج کیلئے یہ پرائیویٹ چینل کھولا ہوا ہے۔ یہ چینل ایم ٹی اے تھا اور یہ ان دنوں کی بات ہے جب ابھی ایم ٹی اے العربیہ کی تجرباتی نشریات شروع ہوئی تھیں اس لئے اکثر اوقات حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کے ساتھ آپ کے مختلف اقتباسات پیش کئے جاتے تھے۔

مَیں تقریباً ہر روز اس چینل پر ٹھہر کر حضور علیہ السلام کی تصویر کی طرف دیکھتا اور کہتا کہ نہ جانے کب یہ چینل کھلے گا اور مجھے اس شخص کی حقیقت کے بارہ میں علم ہوگا۔

دریدہ دہن پادری اور علماءِ ازہر

اسی دوران میرا تعارف ایک عیسائی چینل سے ہوا جس پر زکریا بطرس نامی ایک پادری نے اسلام کے خلاف محاذ کھول رکھا تھا۔ عجیب بات یہ ہے کہ جس مسئلہ کی وجہ سے میں الازہر اور دیگر علماء ومشائخ سے منہ موڑ کر آیا تھا اس عیسائی چینل پر پادری اسی یعنی بڑی عمر کے شخص کی رضاعت کے مسئلہ کو مزے لے لے کر بیان کر رہا تھا اور اسکی بناء پر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ازواج مطہرات کے بارہ میں ہرزہ سرائی کر رہا تھا۔

مَیں تقریباً ہر روز شام کے وقت اس کا چینل دیکھتا اور غم وحزن کی تصویر بن کر اور کبیدہ خاطر ہوکر چینلز بدل بدل کر دیکھتا کہ شاید کوئی مولوی اس دریدہ دہن پادری کے مزاعم اور بدزبانی کا جواب دے رہا ہو، لیکن حقیقت اس کے برعکس تھی کہ پادری تو سلفی مولویوں اور ازہر کے علماء کو ببانگِ دہل ان باتوں کا جواب دینے کیلئے پکار رہا تھا لیکن ان میں سے کوئی بھی اسکی باتوں کا جواب دینے یا اس سے مناظرہ کرنے کو تیار نہ تھا۔ بلکہ جب پادری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہو رہا تھا اس وقت مولویوں کے چینلز پر عورتوں کے مسائل پر بحثیں چل رہی تھیں۔ بالآخر ان کے ایک بڑے عالم شیخ یعقوب نے زبان کھولی اور اس بارہ میں فتویٰ دیا کہ اس پادری کی باتوں کا جواب دینے کی بجائے ہمیں خاموشی اختیار کرتے ہوئے اسکے پروگرامز کا مقاطعہ کرنا چاہئے۔ یہ سن کر میرے ہم وغم میں مزید اضافہ ہوگیا اور میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھنے کے علاوہ کچھ نہ کرسکا۔

زندگی کا دھارا بدلنے والا ایک اور واقعہ

میں ان دنوں ایک بہت بڑے تاجر کے ذاتی ڈرائیور کے طور پر کام کرتا تھا لیکن میں اس کے لئے صرف ڈرائیور ہی نہ تھا بلکہ اسے مجھ پر بہت اعتماد تھا اور اسی بنا پر اس نے کئی اور اہم امور بھی میرے سپرد کئے ہوئے تھے۔ ایک روز اس نے مجھے کہا کہ فلاں بینک کے پاس میرا انتظار کرو۔ میں وہاں پہنچا تو اس

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالبِ دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

ہم جو اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ہماری سوچ بہت بلند ہونی چاہئے
ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب عارضی اور دنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 5 مئی 2017 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور نے کس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے سورۃ الحدید کی مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی: اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّ لَہۡوٌ وَّ زِیۡنَۃٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَ تَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیۡثٍ اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَہِیۡجُ فَتَرٰىہُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَکُوۡنُ حُطَامًا ؕ وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۙ وَّ مَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانٌ ؕ وَ مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ (سورۃ الحدید:21)

سوال اس آیت کریمہ کا حضور انور نے کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے اس کا ترجمہ یہ بیان فرمایا کہ اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل اور دل بہلاوا اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں فخر کرنے اور ایک دوسرے پر مال اور اولاد میں بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ اس کی حالت بادل سے پیدا ہونے والی کھیتی کی سی ہے جس کا اُگنا زمیندار کو پسند آتا ہے اور وہ خوب لہلہاتی ہے مگر آخر تُو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے پھر اس کے بعد وہ گلا ہوا چُورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں ایسے دنیاداروں کیلئے سخت عذاب ہے اور بعض کیلئے اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضائے الٰہی مقرر ہے اور ورلی زندگی صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔

سوال سیدنا حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے والوں سے حضور انور نے کن توقعات کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم جو اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں ہماری سوچ بہت بلند ہونی چاہئے۔ ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب عارضی اور دنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں بلکہ اس سے پوری کوشش کر کے ہمیں بچنا چاہئے۔ ہمارا مقصد دنیاوی دولت کے حصول کے لئے اور دنیاوی لذات سے فائدہ اٹھانا کبھی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان چیزوں کا انجام اچھا نہیں۔

سوال دنیاوی چیزوں اور دنیاداروں کا کیا انجام ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ پھلنے پھولنے والی فصل کی طرح ہیں مگر آخر کو سوکھ کر چُورا ہو جاتی ہیں اور تیز ہوائیں اس کو اڑا کر لے جاتی ہیں۔ اسی طرح دنیاداروں کا انجام ہوتا ہے۔ نہ انکے اموال کی کثرت، ان کے مال و دولت ان کے کام آتے ہیں۔ نہ ان کی اولادیں ان کے کام آتی ہیں۔ خدا تعالیٰ اور دین کا خانہ خالی چھوڑنا اور اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دینا، انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ کی رضا اور انجام بخیر کیلئے کیا چیز ضروری ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رضا اور انجام بخیر کیلئے اللہ تعالیٰ سے تعلق اور اس کے حکموں پر چلنا ضروری ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرے، اسکے بتائے ہوئے راستے پر چلے تو نہ صرف انجام بخیر ہوتا ہے بلکہ یہ دنیا بھی اسے حاصل ہو جاتی ہے۔

سوال دنیاوی نعمتوں سے فائدہ اُٹھانے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے کیا ضروری قرار دیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ تم اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی دنیاوی نعمتوں سے فائدہ نہ اٹھاؤ لیکن اللہ تعالیٰ یہ ضرور فرماتا ہے کہ ان دنیاوی چیزوں کے حصول میں اتنا نہ ڈوب جاؤ کہ تمہیں دینی فرائض اور اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہی نہ رہے۔

سوال جو لوگ دنیا کو اپنا مقصود بنا لیتے ہیں اُن کا کیا انجام ہوتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: جو لوگ دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کر لیں مگر آخر ذلیل ہوتے ہیں۔

سوال حضور انور نے آج کل کے بنکوں کا کیا حال بیان فرمایا؟

جواب آپ نے فرمایا کہ آجکل جبکہ خیال کیا جاتا ہے کہ دنیا کا مالی نظام بڑا مستحکم ہے۔ اسکے باوجود بینکوں کے سہارے کاروبار کرنے والے اپنے کاروباروں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ بینک انتہائی نقصان پر جانا شروع ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں روز خبریں آتی ہیں کہ بینکوں نے ملازمین کو نکال دیا ہے۔ کہیں شہروں میں اپنی برانچیں بند کر رہے ہیں۔ انکی جائدادیں فروخت ہو جاتی ہیں اور وہ کوڑی کوڑی کے محتاج بھی ہو جاتے ہیں۔

سوال حضور انور نے مسلمان ممالک کی کیا بدقسمتی بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمان ملکوں کی بدقسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جس دولت سے نوازا اسے وہاں کے بادشاہوں اور حکمرانوں اور سیاسی لیڈروں نے بجائے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلتے ہوئے اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنانے کے اپنی عیاشیوں میں لٹایا۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ دنیا کے سامنے بھی ذلیل ہو رہے ہیں۔ آخرت پر بھی نظر نہیں کر رہے جس کے عذاب سے اللہ تعالیٰ نے ڈرایا ہے۔

سوال جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم عبادت بھی کرتے ہیں اس لیے دنیاوی نعمتوں کے حصول میں کیا بُرائی ہے، انہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مال و دولت اور دنیا کمانے سے منع نہیں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں پیدا کی ہیں یقیناً مومنوں کے لئے جائز ہیں بشرطیکہ جائز ذریعہ سے حاصل کی جائیں اور وہ دین اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے اور عبادتوں کے راستے میں روک نہ بنیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ کس بات کا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک موقع پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مَیں اپنی امّت کے بارے میں جس بات کا سب سے زیادہ اندیشہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میری امّت خواہشات کی پیروی کرنے لگ جائے گی اور دنیاوی توقعات کے لمبے چوڑے منصوبے بنانے میں لگ جائے گی اور ان خواہشات کی پیروی کے نتیجہ میں وہ حق سے دُور چلی جائے گی۔

سوال دنیا عمل کی جگہ ہے اس لیے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں کس بات کی طرف توجہ دینے کی تلقین فرمائی؟

جواب آپؐ نے فرمایا کہ اے لوگو! یہ دنیا رختِ سفر باندھ چکی ہے اور آخرت بھی آنے کے لئے تیاری پکڑ چکی ہے۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ غلام اور بندے ہیں۔ پس اگر تم میں استطاعت ہو کہ دنیا کے بندے نہ بنو تو ضرور ایسا کرو۔ تم اس وقت عمل کے گھر میں ہو اور ابھی حساب کا وقت نہیں آیا۔ مگر کل تم آخرت کے گھر میں ہو گے اور وہاں کوئی عمل نہیں ہوگا۔

سوال ایک شخص کے سوال کہ یا رسول اللہؐ مجھے ایسا کام بتائیے جس سے اللہ بھی اور بندے بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں، کا آپ نے کیا جواب دیا؟

جواب آپؐ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے یعنی دنیاوی مال و متاع۔ اس کی خواہش چھوڑ دو۔ لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کی کیا تشریح فرمائی کہ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کی دولت اور جائداد پر حرص کی نظر نہیں ہونی چاہئے کیونکہ حرص کی نظر دوسروں کو نقصان پہنچانے کی سوچ بھی پیدا کرتی ہے۔ بڑی بڑی طاقتیں چھوٹے ملکوں پر صرف اس لئے نظر رکھ رہی ہیں کہ یہ ہمارے زیرِ نگیں ہوں گے اور ان کی دولت، ان کے قدرتی وسائل سے ہم فائدہ اٹھائیں۔ اسلئے دوسروں کو حرص سے نہ دیکھو بلکہ اپنی صلاحیتوں اور ہنر کو کام میں لاؤ۔ محنت کرو۔ جب انسان محنت کرے تو پھر دولت کمانے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ یہ مال اللہ اور اس کے بندوں کے حق ادا کرنے میں روک نہ بنے۔

سوال ہمیں دنیا کے شغلوں اور مالوں کو کس حد تک اپنانا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔ ہم دنیوی شغلوں سے بھی منع نہیں کرتے اور یہ بھی نہیں کہتے کہ دن رات دنیا کے دھندوں میں منہمک ہو کر خدا تعالیٰ کا خانہ بھی دنیا ہی سے بھر دو۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ محرومی کے اسباب بہم پہنچاتا ہے۔ زندوں کی صحبت میں رہو تا کہ زندہ خدا کا جلوہ تم کو نظر آوے۔"

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآنی دعا رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: اس میں بھی دنیا کو مقدّم کیا ہے۔ لیکن کس دنیا کو؟ اس دنیا کی حسنات کو، ایسی دنیا کو' جو آخرت میں حسنات کا موجب ہو جاوے۔ مومن کو دنیا کے حصولِ میں حسناتُ الآخرۃ کا خیال رکھنا چاہئے۔ ایسی دنیا بیشک حَسَنَۃُ الۡاٰخِرَتِ کا موجب بن جاتی ہے۔"

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عذاب اور جہنم کی کیا حقیقت بیان فرمائی؟

جواب آپ علیہ السلام نے فرمایا: ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے اور دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کیلئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔ لذّاتِ دنیا ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں۔ استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ لَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ کا کیا مطلب بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہرگز نہیں مرو مگر اس حالت میں کہ تم فرمانبردار ہو۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ نہ مرنا اور جینا انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے احکام پر نظر ہو اور آخرت کی فکر ہو۔

سوال حقیقی راحت اور اطمینان کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟

جواب حضور علیہ السلام نے فرمایا: یہ خیال مت کرو کہ کوئی دولت یا حکومت، مال و عزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان، سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت ہی ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ اطمینان اور وہ تسلّی اور تسکین جو بہشت کی انعامات میں سے ہیں، وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کا کیا مقصد بیان فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنے کا مقصد یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھی حق ادا کئے جائیں اور بندوں کے بھی حق ادا کئے جائیں اور تبلیغ کا جو حق ہے، اشاعت اسلام کا جو مقصد ہے اس کو پورا کیا جائے۔ اسی سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا مقصد ہم پورا کر سکتے ہیں۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور نے کن مرحومین کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے مکرم بشارت احمد صاحب شہید ابن مکرم محمد عبداللہ صاحب اور مکرمہ پروفیسر طاہرہ پروین ملک صاحبہ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

"گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔"
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن
(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

جماعت احمدیہ برطانیہ کی چودھویں سالانہ امن کانفرنس (25/مارچ 2017ء) کا کامیاب انعقاد

پیس کانفرنس کی تقریب میں ممبرانِ پارلیمنٹ، وزرائے مملکت، مختلف ممالک کے سفارتکار، سرکاری عہدیداران، میئرز و دیگر معززین کی شرکت

30 ممالک کے ایک ہزار سے زائد افراد پیس کانفرنس میں شامل ہوئے، پریس، میڈیا کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس

ویٹیکن میں پونٹیفیکل کاؤنسل فار انٹر ریلیجس ڈائیلاگ کی جانب سے کانفرنس کیلئے خصوصی پیغام، اٹلی سے ایگزیکٹوڈائریکٹر آف ریلیجن فار پیس کا ایڈریس

وزیراعظم برطانیہ محترمہ Theresa May کا پیغام، جماعت احمدیہ کی امن کے فروغ کے لئے مساعی پر خراج تحسین اور نیک خواہشات کا اظہار

جاپانی نژاد خاتون محترمہ Setsuko Thurlow کو ان کی نیوکلیئر ہتھیاروں کو ختم کرنے اور انسانی ہمدردی کیلئے مساعی پر 'احمدیہ مسلم پیس پرائز' دیا گیا

لندن میں دہشتگردی کے واقعہ پر مذمّت اور متاثرین سے اظہار تعزیت۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف سے مَیں یہ بات قطعی طور پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ایسی تمام دہشتگرد کارروائیوں کی مذمّت کرتے ہیں اور تہِ دل سے ان مظلوموں سے ہمدردی کرتے ہیں جو اس سفّاکی کا شکار ہوئے۔ دنیا کے ہر حصہ میں جماعت احمدیہ مسلمہ امن کو فروغ دیتی ہے اور اسلام کی تعلیم کے مطابق ہم اِن سفّاکیوں کے خلاف آواز اُٹھاتے ہیں۔ یہ سالانہ امن کانفرنس بھی اس کوشش کا ایک اہم حصّہ ہے ✡ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ بعض مسلمان گروہوں اور بعض مسلمانوں نے انفرادی طور پر اپنی مساجد اور مدرسوں کو دہشتگردی کے مراکز بنا لیا ہے جن سے نفرت انگیزی کی تبلیغ کی جاتی ہے اور دوسروں کو دہشتگرد کارروائیوں کیلئے انگیخت کیا جاتا ہے ✡ اسلام وہ مذہب ہے جس نے ہمیشہ کیلئے ایمان وعقائد کی آزادی کے عالمگیر اصول قائم کئے ہیں ✡ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ہر ذرّہ امن اور صلح چاہتا تھا ✡ آج بعض مسلمان ممالک جنگوں اور ظلم وستم کا مرکز ہیں۔ لیکن یہ کہنا بھی درست نہیں کہ دنیا کے باقی ممالک فساد سے محفوظ ہیں ✡ ہر ملک کا اوّلین فرض اپنے لوگوں کی بھلائی ہونا چاہئے لیکن افسوسناک سچائی تو یہ ہے کہ تجارت میں نفع اور مال و دولت کے حصول کو لوگوں کی بھلائی پر ترجیح دی جاتی ہے

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت اور اسلام کی خوبصورت اور بے مثال تعلیم کے مطابق دنیا میں قیامِ امن کے بارہ میں بصیرت افروز خطاب

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر اہتمام 25/مارچ 2017ء کی شام طاہر ہال مسجد بیت الفتوح میں چودہویں سالانہ امن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں سیکرٹریانِ سٹیٹ، ممبرانِ پارلیمنٹ، وزرائے مملکت، مختلف ممالک کے سفارتکار، جرنلسٹس، مختلف شعبہ ہائے تعلیم کے ماہرین اور مفکرین، سرکاری عہدیداران، میئرز و مختلف مذاہب، چیریٹیز اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احمدی، غیر احمدی وغیر مسلم معزز خواتین وحضرات نے شرکت کی۔ مسجد تشریف لانے والے مہمان آمد پر رجسٹریشن کے بعد کانفرنس ہال میں تشریف لاتے۔ اس موقع پر بعض مہمانوں کو مسجد بیت الفتوح کے مختلف حصوں کا تعارفی دورہ بھی کروایا گیا۔

امسال 30 ممالک سے تعلق رکھنے والے 1000 سے زائد لوگوں نے امن کانفرنس میں شرکت کی جن میں 600 سے زائد غیر احمدی مہمان شامل تھے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طاہر ہال مسجد بیت الفتوح میں باقاعدہ تقریب سے قبل ایک پریس کانفرنس میں میڈیا کے نمائندگان کے سوالوں کے جواب دیئے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہال میں تشریف آوری کے بعد پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امورِ خارجہ جماعت احمدیہ انگلستان نے اس تقریب میں ماڈریٹر کے فرائض سرانجام دیئے۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ مکرم حافظ طیّب احمد طاہر صاحب استاذ جامعہ احمدیہ یوکے نے سورۃ النساء کی آیت 136 کی تلاوت کی جس کا انگریزی ترجمہ عطاء الفاطر طاہر صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ انگلستان نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے ایک مختصر تعارفی تقریر میں تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ امسال امن کانفرنس کا مرکزی موضوع "Global conflicts and the need for Justice" ہے (عالمی تنازعات اور انصاف کی ضرورت)۔ گزشتہ سال سے دنیا کے حالات مزید کشیدہ ہو گئے ہیں جو دنیا کے استحکام کو ختم کررہے ہیں۔

آپ نے اس موقع پر Westminster میں حالیہ ظالمانہ واقعہ کی مذمّت کی اور اس موقع پر تمام متأثرین کی جلد صحتیابی کے لئے دعائیہ کلمات کہے۔ آپ نے یوکے کی پولیس کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے صفِّ اوّل میں کھڑے ہوکر دہشتگردی کے خاتمہ کیلئے اپنا کردار ادا کیا اور خاص طور پر PC Keith Palmer کو سراہا جنہوں نے جمہوریت کا دفاع کرتے ہوئے اپنی جان دے دی۔

امیر صاحب نے بتایا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ عالمگیر امن عالم کو قائم کرنے کیلئے ہر آن کوشاں رہے گی کیونکہ جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) جنہیں ہم مسیح موعود ومہدیٔ معہود مانتے ہیں ایک خاص مشن کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ آپؑ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مبعوث ہوئے اور آپ نے ہم پر اسلام کی اصل تعلیمات کو دوبارہ اجاگر کر کے بتایا کہ اسلام میں تشدد پسند جہاد کی کوئی جگہ نہیں۔ آپؑ اس لئے مبعوث ہوئے تاکہ بنی نوع انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق دوبارہ قائم ہوجائے۔ جماعت احمدیہ مسلمہ اب مستحکم ہوچکی ہے اور 207 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ تمام عالمی کام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی سے چل رہے ہیں۔ حضور انور نے دنیا کے مختلف ممالک کی پارلیمنٹ میں خطاب کئے ہیں اور حال میں ہی کینیڈا کی پارلیمنٹ میں خطاب کیا ہے۔ حضور انور امن کو پھیلانے کے مشن کو بے نفس ہو کر آگے بڑھا رہے ہیں۔ اور بنی نوع انسان کی فلاح وبہبود کے لئے خدا تعالیٰ پر کامل یقین رکھتے ہوئے کہ وہ شفیق اور مہربان ہے انتھک محنت کررہے ہیں۔

اس کے بعد Father David Standley نمائندہ Catholic Archbishop of Southwark نے Vatican میں پونٹیفیکل کاؤنسل فار جسٹس اینڈ پیس (Pontifical Council for Inter Religious Dialogue) کی جانب سے پیغام پڑھ کر سنایا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کو موجودہ سنگین حالات میں امن کانفرنس کے انعقاد کی مبارکباد دی۔

بعد ازاں اٹلی سے تشریف لانے والے Silvio Danio صاحب Executive Director of Religions for Peace نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: "میں حضور کا ایک خاص انداز میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ حضور کی دنیا کے کئی ممالک میں کی گئی باتوں کو سننے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نہ صرف ایک ایسی ثقافت کو فروغ دے رہے ہیں جس میں باہمی مکالمہ کی اشد ضرورت ہے بلکہ حضور اس میں ایک چیمپیئن اور دوسروں کے لئے ایک نمونہ ہیں۔'

اسکے بعد مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امورِ خارجہ جماعت احمدیہ انگلستان نے برطانیہ کی وزیر اعظم محترمہ Theresa May کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔

Theresa May نے اپنے پیغام میں لکھا: 'مجھے خوشی ہے کہ میں جماعت احمدیہ کی منعقدہ امن کانفرنس 2017ء کے تمام شاملین سے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرسکتی ہوں۔ یہ امن کانفرنس سالانہ یاددہانی کے طور پر ہے کہ آپ کی جماعت دنیا بھر میں امن کو فروغ دینے کے لئے پُرعزم ہے جس کی عکاسی امسال آپ کے مرکزی موضوع سے بھی ہوتی ہے یعنی Global conflicts and the need for Justice (یعنی عالمی تنازعات اور انصاف کی ضرورت) مَیں برطانیہ کے احمدی مسلمانوں کی اپنے ملک کیلئے اہم کاوشوں کو سراہتی ہوں اور داد دیتی ہوں

کہ آپ معاشرے میں انصاف اور رواداری پھیلانے کا اچھا کام کررہے ہیں۔ مَیں امید کرتی ہوں کہ آپ کی یہ شام پُر لطف گزرے۔ اس کے بعد مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امورِ خارجہ جماعت احمدیہ انگلستان نے ذکر کیا کہ King of Spain کی طرف سے بھی پیغام موصول ہوا ہے اور انہوں نے امید کی ہے کہ یہ امن کانفرنس کامیاب رہے گی۔

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے امن انعام کا اعلان کیا جسے Ahmadiyya Muslim Peace Prize کہا جاتا ہے جس کا آغاز جماعت احمدیہ یوکے نے 2009ء میں امن کو فروغ دینے کیلئے کیا۔ امیر صاحب نے کہا کہ امسال مکرمہ Setsuko Thurlow صاحبہ کو یہ انعام دیا جائے گا۔ آپ کی پیدائش جاپان کی ہے۔ آپ Hiroshima پر ایٹمی بم گرائے جانے کے بعد بچ گئی تھیں اور اَب Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کیلئے کام کر رہی ہیں۔ آپ 13 سال کی تھیں جب Hiroshima پر اگست 1945ء میں Atomic Bomb گرایا گیا۔ اسکے بعد کے حالات وتجربات نے آپ کی زندگی بدل دی۔ بذات خود Atomic Bomb کے نتائج یعنی موت، انتہائی تکالیف اور تباہی کو دیکھ کر آپ نے اپنی زندگی Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے وقف کر دی۔ آپ نے Nuclear جنگوں کے نتیجہ میں انسانی ہمدردی اور انسانی خدمت کے پہلو کو خاص طور اجاگر کیا ہے اور Nuclear کے موضوع سے متعلق خاموشی کو ختم کرنے کی بالخصوص کوشش کی۔ اور Nuclear کے خلاف کئی مہمات جاری کیں۔ آپ اب کینیڈا میں رہتی ہیں اور وہاں کی نیشنل ہیں۔ کینیڈا اور جاپان دونوں نے آپ کے کام کو سراہا ہے اور آپ کو The order of Canada Medal بھی ملا ہے جو کینیڈا کے شہری کے لئے سب سے بڑا انعام ہے۔ آپ کو جاپانی حکومت کی طرف سے Nuclear ہتھیاروں کو ختم کرنے کے لئے خاص نمائندہ بنایا گیا ہے۔ آپ نے یونائٹڈ نیشن کی جنرل اسمبلی کی فرسٹ کمیٹی سے بھی خطاب کیا ہے۔ ایک ایسی دنیا میں جہاں تنازعات بڑھ رہے ہیں اور دنیا ایٹمی جنگ کے بہت قریب آرہی ہے آپ کی زندگی بھر کی کوششیں بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہو چکی ہیں جن سے لوگوں کو ایٹمی جنگ کے نتائج سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ ہم آپ کی کوششوں پر بہت فخر محسوس کر رہے ہیں اور انہیں امن انعام دیتے ہوئے فخر محسوس کر رہے ہیں۔ آپ خاص طور پر کینیڈا سے اس کانفرنس کے لئے تشریف لائی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ کو امن انعام عطا کیا۔ اور موصوفہ نے مختصر خطاب کیا۔ موصوفہ نے کہا: مَیں نے جب آپ کی جماعت کی تاریخ، آپ کے مشن اور آپ کے کاموں سے آگاہی حاصل کی تو مجھے درد کے ساتھ معلوم ہوا کہ آپ کو مذہبی ناروا امتیازی سلوک اور مخالفت سہنی پڑ رہی ہے۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے غیر متشددانہ یعنی امن اور انصاف کی راہ اختیار کرنے کا انتخاب کیا۔ اور اُس راہ کو اپنی روزمرّہ مثالی زندگی میں 'محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں' سے ظاہر کیا۔ آپ عالمی برادری کے لئے کیا ہی روشن اور مثالی نمونہ ہیں۔

خطاب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اس کے بعد امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ تمام معزز مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سب سے پہلے مَیں بدھ کے روز Westminster میں دہشتگرد حملہ میں تمام متأثرین سے دل کی گہرائیوں سے تعزیت کرنا چاہتا ہوں۔ اس المناک وقت میں ہمارے خیالات اور ہماری دعائیں لندن کے لوگوں کے ساتھ ہیں۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کی طرف سے مَیں یہ بات قطعی طور پر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہم ایسی تمام دہشتگرد کارروائیوں کی مذمّت کرتے ہیں اور تہِ دل سے ان مظلوموں سے ہمدردی کرتے ہیں جو اس سفّاکی کا شکار ہوئے۔ دنیا کے ہر حصہ میں جماعت احمدیہ مسلمہ امن کو فروغ دیتی ہے اور اسلام کی تعلیم کے مطابق ہم اِن سفّاکیوں کے خلاف آواز اُٹھاتے ہیں۔ یہ سالانہ امن کانفرنس بھی اس کوشش کا ایک اہم حصّہ ہے۔ مَیں ہمارے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ آج شام یہاں شریک ہیں۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کے بانی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس زمانہ میں اسلام کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں مبعوث کیا ہے تاکہ میں اسلامی تعلیمات میں سب سے اہم مقاصد کو پھیلاؤں۔ نمبر ایک یہ کہ انسانیت کو خدا تعالیٰ کے قریب لاؤں۔ اور نمبر دو یہ کہ انسانیت کی توجہ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف مبذول کروں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرا ایمان ہے کہ یہ دو مقاصد دنیا میں حقیقی اور دیرپا امن کے قیام کے لئے ٹھوس بنیاد ہیں۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم خوش نصیب ہیں کہ قرآن کریم نے ہماری رہنمائی کی ہے اور بتایا ہے کہ ہماری پیدائش کا بنیادی مقصد خدا تعالیٰ کی عبادت ہے۔ مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا افضل ہے۔ مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اِن امن پسند مقاصد کی کلیۃً خلاف ورزی میں بعض مسلمان گروہوں اور بعض مسلمانوں نے انفرادی طور پر اپنی مساجد اور مدرَسوں کو دہشتگردی کے مراکز بنا لیا ہے جن سے نفرت انگیزی کی تبلیغ کی جاتی ہے اور دوسروں کو دہشتگرد کارروائیوں کے لئے انگیخت کیا جاتا ہے۔ غیر مسلموں اور مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں دونوں کے خلاف یہ دہشتگرد کارروائیاں کی جاتی ہیں۔ اس میں کوئی حیرت کی بات نہیں کہ ان حالات کی وجہ سے مغربی دنیا میں دُور دُور تک خوف پھیل گیا ہے اور لوگوں میں یہ تصوّر پیدا ہو گیا ہے کہ مساجد تنازعات اور فسادات کا منبع ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان وجوہات کی بنا پر مغرب میں بعض (سیاسی) پارٹیز اور بعض گروہوں میں مساجد کو بین (ban) کرنے یا کم از کم مسلمانوں پر بعض پابندیاں عائد کرنے کی آوازیں بلند ہوئی ہیں۔ مثلاً یہ آواز بلند ہوئی ہے کہ حجاب کو بین کر دیا جائے، مناروں کو بین کر دیا جائے یا دوسرے اسلامی شعائر کو بین کر دیا جائے۔ افسوس کہ بعض مسلمانوں نے دوسروں کو اسلام کی تعلیمات پر الزامات لگانے کا موقع دیا ہے۔ ایک مسلمان کا صرف یہ فرض نہیں ہے کہ وہ اپنی نمازیں ادا کرے بلکہ اس پر یہ بھی واجب ہے کہ وہ یتیموں کی دیکھ بھال کرے اور غریبوں کو کھانا کھلائے ورنہ ہماری نمازیں بے فائدہ ہوں گی۔ اس بات کا ذکر قرآن کریم کی سورہ 107 (الماعون) آیت تین تا پانچ میں قطعی طور پر کیا گیا ہے۔

ان تعلیمات پر بنیاد رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ مسلمہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلاتفریق رنگ ونسل ہر قسم کے دکھ اور افلاس کے خاتمہ کے لئے کئی رفاہی کام کر رہی ہے۔ ہم نے بعض ہسپتال، سکولز اور کالجز قائم کئے ہیں جو لوگوں کی صحت کو برقرار رکھنے اور تعلیم حاصل کرنے کی سہولت فراہم کرتی ہے اور یہ کام بعض سب سے غریب اور دُور افتادہ علاقوں میں بھی ہو رہا ہے۔ ہمیں ان کاموں کے لئے کسی داد کی ضرورت نہیں ہے۔ ہماری واحد خواہش لوگوں کو خود مختار ہونے کے لئے مدد کرنا ہے تاکہ وہ اپنی امیدوں اور تمناؤں کو پورا کر سکیں اور خوشی خوشی وقار اور آزادی کے ساتھ اپنی زندگی جی سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا: اس طرح مایوس اور انتہا پسندی کا شکار ہونے کی بجائے وہ ذمہ داری سے آگے بڑھیں گے اور اپنے ملکوں کے ایماندار شہری بنیں گے۔ جہاں وہ ذاتی طور پر ترقی کریں گے وہاں وہ اپنے اپنے ملکوں کی فلاح و بہبود کے لئے بھی مدد کر رہے ہوں گے اور دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کے لئے راغب کر رہے ہوں گے۔

حضور انور نے دہشتگردوں کی باتوں کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: دہشتگرد جو مرضی دعویٰ کریں کسی صورت میں بھی بلا جواز کسی پر حملہ آور ہونا یا قتل کرنا ہرگز جائز نہیں۔ اسلام نے انسانی جان کی حرمت اور عظمت قائم کی ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ المائدۃ آیت 33 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے کسی کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جس نے اُسے زندہ رکھا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ کر دیا۔

اسلام وہ مذہب ہے جس نے ہمیشہ کے لئے ایمان وعقائد کی آزادی کے عالمگیر اصول قائم کئے ہیں اس لئے اگر آج نام نہاد مسلمان گروہ یا فرقے انسانوں کا قتل کر رہے ہیں تو اس کی سخت ترین الفاظ میں مذمّت کی جاسکتی ہے۔ ان کی سفّاکانہ کارروائیاں اسلام کی تعلیمات کی کلیۃً خلاف ورزی کرتی ہیں اور اسلام میں ان کارروائیوں کا کہیں بھی جواز موجود نہیں۔

حضور انور نے بعض غیر مسلمان لوگوں اور بعض غیر مسلمان گروہوں کا ذکر فرمایا کہ وہ عداوت اور پھوٹ کی آگ کو بھڑکا رہے ہیں۔ اس کی تصدیق میں حضور انور نے Foreign Policy سے متعلق ایک مضمون کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا جس میں کہا گیا کہ اسلاموفوبیا بھی بذات خود ایک تجارت ہے۔ حضور انور نے دنیا کے لیڈروں کو تلقین کی کہ وہ ہمیشہ حکمت اور دیانتداری سے بات کیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افسوس کہ ہم اکثر سیاستدانوں اور لیڈروں کی طرف سے اشتعال انگیز بیانات سنتے ہیں جن کی بنیاد سچائی پر نہیں بلکہ ان کے اپنے سیاسی مقاصد پر ہوتی ہے۔

حضور انور نے بعض مشہور لوگوں کی طرف سے کئے گئے اس الزام کا ردّ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (نعوذ باللہ) اُن لوگوں کو قتل کیا ہے جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صرف اس وقت جنگیں لڑیں جب مذاہب کے معدوم ہونے کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ یہ جنگیں صرف دفاعی جنگیں تھیں اور فقط عالمی مذہبی آزادی کے اصولوں کو قائم کرنے کیلئے لڑی گئیں۔

ارشاد حضرت امیر المومنین

''ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

''حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 مئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

حضورا نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ الزام لگانا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگجو لیڈر تھے انتہائی ناانصافی اور اشد ظلم ہے۔ایسے غلط اور بے بنیاد الزامات دنیا بھر کے مسلمانوں کو انتہائی غمگین کرتے ہیں۔تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کا ہر ذرّہ امن اور صلح چاہتا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض صحافی اور بعض مشہور لوگ بھی باطل راہوں کو ترک کرتے ہوئے اسلام کے بارہ میں انصاف اور دیانت داری کے ساتھ لکھ رہے ہیں۔ بیسویں صدی عیسوی کے مشہور مصنف Ruth Cranston کی کتاب "World Faith" میں لکھا ہے کہ ’محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کبھی لڑائی یا قتل وغارت کا آغاز نہیں کیا۔ ہر جنگ جو آپ نے لڑی ہے وہ جنگ کو ختم کرنے کے لئے لڑی۔آپ دفاع کی خاطر لڑے تا کہ بچ جائیں۔‘

حضور انور نے وزیر اعظم محترمہ Theresa May کے بیان کو بھی سراہا جو انہوں نے Westminster کے واقعہ کے بعد دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں عزت مآب وزیر اعظم کو بھی سراہنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے قرآن کریم کی بعض آیات کا حوالہ دیتے ہوئے اسلامی تعلیمات پر اُٹھائے جانے والے بعض الزامات کا ردّ کیا۔

حضور انور نے انتہا پسندی پر بات کرتے ہوئے فرمایا کہ متعدد رپورٹس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بعض نوجوان مسلمانوں کو radicalise کیا گیا ہے۔ اُن نوجوان مسلمانوں کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ ان کے مذہبی عقائد کو مغربی دنیا میں تمسخر کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کسی حال میں بھی مسلمان نوجوانوں کے یہ عمل جائز نہیں اور نہ ہی وہ کوئی عذر پیش کر سکتے ہیں۔وہ مجرم ہیں اور اپنے عمل کے ذمہ دار بھی ہیں۔معقول بات تو یہ ہے کہ ہمیں آگ بھڑکانی نہیں چاہئے۔ اس لئے ہمیں باہمی رضامندی اور دوسروں کے ایمان وعقائد کی عزت کرتے ہوئے کوشش کرنی چاہئے کہ ہم مشترکہ بنیادوں پر کھڑے ہو کر اس کا حل تلاش کریں۔

حضور انور نے امن کے حصول کے لئے قرآن کریم کا زرّیں اصول بیان فرمایا جس کا ذکر سورۃ آل عمران آیت 65 میں کیا گیا ہے یعنی یہ کہ لوگوں کو اُن عقائد پر توجہ دینی چاہئے جو مشترک ہیں اور انہیں متحد کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’اس کلمہ کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے‘‘۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس قرآن کریم نے ہمیں تعلیم دی ہے کہ کس طرح ایک پُرامن multicultural معاشرہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

امن کانفرنس 2017ء کے مرکزی موضوع Global Conflicts and the Need for Justice پر بات کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ معاشرے کی ہر سطح ناانصافی سے دوچار ہے۔اس بات کو ردّ نہیں کیا جا سکتا کہ آج بعض مسلمان ممالک جنگوں اور ظلم وستم کا مرکز ہیں۔لیکن یہ کہنا بھی درست نہیں کہ دنیا کے باقی ممالک فساد سے محفوظ ہیں۔

حضور انور نے متعدد رپورٹس پڑھ کر سنائیں جن میں یونائٹڈ سٹیٹس اور چائنا کے درمیان اور یونائٹڈ سٹیٹس اور رشیا کے درمیان کشیدگیاں بڑھنے کا ذکر تھا۔

بنی نوع انسان کو اتحاد قائم کرنے کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وقت اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم خوف کو دُور کریں جو ہمیں متحد ہونے سے روک رہا ہے۔ ایسی دیواریں کھڑی کرنے کی بجائے جو ہمیں الگ الگ رکھیں ہمیں ایسے پُل بنانے چاہئیں جو ہمیں آپس میں قریب لائیں...... ہمیں ہر قسم کے ظلم اور نفرت کے خلاف کھڑے ہونا چاہئے اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کوشش کرنی چاہئے کہ دنیا میں امن ترقی کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: افسوس، یوں لگتا ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم میں مخالف آراء اور مخالف نقطۂ نظر کو سُننے اور اُنہیں برداشت کرنے کی صلاحیت کم ہو رہی ہے۔رابطوں کے ذرائع پیدا کرنا اور مکالمے کی سہولت قائم کرنا بہت اہمیت کا حامل ہے ورنہ دنیا کی بے چینیاں بڑھتی رہیں گی......دوسروں پر الزام لگانے کی بجائے اب ان مسائل کا حل تلاش کرنے کا وقت ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے بین الاقوامی سطح پر اسلحہ کی تجارت کی مذمّت کی اور فرمایا کہ اس طرح جنگوں کو بڑھایا جا رہا ہے اور یقینی بنایا جا رہا ہے کہ دنیا ظلم وستم کے ایک دائمی سلسلے میں رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے خیال میں اس کیلئے ایک بَنا بَنایا حل موجود ہے جس سے ایک فوری اثر ہو سکتا ہے اور دنیا کی شفایابی کا سلسلہ بھی شروع ہو سکتا ہے۔ مَیں بین الاقوامی اسلحہ کی تجارت کی بات کر رہا ہوں جس کو میرے خیال میں کم کرنا اور اس پر پابندیاں لگانا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا ہر ملک کا اوّلین فرض اپنے لوگوں کی بھلائی ہونا چاہئے لیکن افسوسناک سچائی تو یہ ہے کہ تجارت میں نفع اور مال ودولت کے حصول کو لوگوں کی بھلائی پر ترجیح دی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خیال کا ردّ فرمایا کہ اسلحہ کی فروخت امن کو فروغ دیتی ہے اور فرمایا کہ یہ کلیۃً عقل سے عاری بات ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ ایسے جَوازوں نے دنیا کو اسلحہ کی تجارت کے ایک نہ ختم ہونے والے سلسلے میں ڈال دیا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ کوئی ملک یہ نہ سمجھے کہ وہ خطرہ سے محفوظ ہے کیونکہ تاریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ جنگیں سرعت سے اور اکثر خلاف توقع شروع ہوئی ہیں۔ حضور انور نے ایٹمی جنگ کے خطرہ پر بات کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسی جنگ تباہی کے لحاظ سے تصوّر سے باہر ہے۔حضور انور نے بنی نوع انسان کو سوچ وبچار سے کام لینے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ انہیں اس بارہ میں سوچنا چاہئے کہ وہ آئندہ نسلوں کیلئے ترکہ میں کس قسم کی دنیا چھوڑنا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ممکنہ جنگ عظیم کے نتائج پر بات کرتے ہوئے فرمایا: ہم اس بات کے قصور وار ہوں گے کہ آئندہ نسلوں کے لئے میراث میں خوشحالی چھوڑنے کی بجائے غَم اور یاس چھوڑ رہے ہوں گے۔ دنیا کو ہم تحفہ کے طور پر اپاہج بچوں کی ایک نسل دے رہے ہوں گے جو خرابیوں اور ذہنی معذوریوں کے ساتھ پیدا ہوں گے۔ نہ جانے اُن کے والدین اُن کی پرورش اور دیکھ بھال کے لئے بچ بھی سکیں گے یا نہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر ہم نے ہر حال میں اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی تو ہم دوسروں کے حقوق غصب کر رہے ہوں گے۔اور یہ پھر تنازعات، جنگ وجدال اور مصائب پر ہی منتج ہوگا۔ہم سب کو اپنا جائزہ لینا چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ ہم کِن تنزل کی بنیادوں پر کھڑے ہیں۔

آخر پر حضور انور نے دعائیہ کلمات سے خطاب کا اختتام کیا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ صرف حال کی طرف نظر نہ کریں بلکہ کَل کی طرف بھی دیکھیں۔ ہمیں ایک ایسی نسل باقی چھوڑنی چاہئے جو پُرامید ہو اور اُسے کئی سہولیات فراہم ہوں۔ہم ایک ایسی نسل باقی چھوڑنے والے نہ ہوں جو ہمارے گناہوں کے ہولناک نتائج بھگت رہی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا: مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ دنیا کے لوگوں کو عقل دے اور جو گھنے بادل ہمارے اوپر چھائے ہوئے ہیں ہٹ جائیں تا کہ ہمارا مستقبل روشن اور خوشحال ہو جائے۔

اس خطاب کے بعد حضورِ انور نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔عشائیہ کے بعد بہت سے مہمانان نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں اور اس پیس کانفرنس کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد دی اور اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

(رپورٹ: فرّخ راحیل، مربیٔ سلسلہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 21؍اپریل 2017)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’مشکل حالات سے نکلنے کا صرف یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍مارچ 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍مارچ 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

طالبِ دعا: اقبال احمد ضمیر فلک نما، حیدرآباد (صوبہ تلنگانہ)

بقیہ از صفحہ نمبر 2

هُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ۔ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔ پس ایک مومن کے لئے پنجوقتہ نمازوں کا باقاعدگی کے ساتھ التزام از حد ضروری ہے۔ نیز اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی نمازوں کو جس حد تک ممکن ہو سکے باجماعت ادا کریں کیونکہ آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ کے مطابق باجماعت نماز کا ثواب انفرادی نماز سے کئی گنا زیادہ ہے۔ اس بات میں بھی ایک حکمت ہے۔ اور وہ یہ کہ باجماعت نماز لوگوں کو اکٹھا کرنے کا اور جماعت میں وحدت و یگانگت قائم کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اس لحاظ سے باجماعت نماز ایک جماعت کی اجتماعیت اور قوت کو ظاہر کرتی ہے۔

خدام الاحمدیہ کے ممبران اپنی عمر کے ایسے حصہ میں ہوتے ہیں جس میں وہ جسمانی طور پر سب سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اور اپنی زندگی کے کسی بھی شعبہ میں ترقی کرنے اور آگے بڑھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کی فرض عبادتوں کی ادائیگی میں کوئی مشکل نہیں ہونی چاہئے۔ اس لئے تمام خدام اور اطفال کو اپنی نمازوں میں باقاعدہ ہونا چاہئے اور جس حد تک ممکن ہو سکے نمازوں کو باجماعت ادا کرنا چاہئے۔ آپ میں سے ہر ایک نماز کے قیام کو اپنی زندگی کا نصب العین بنالے کیونکہ جنت کے دروازے خالص عبادت سے ہی کھولے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر آگے سورۃ المؤمنون کی آیت 4 میں اللہ تعالیٰ حقیقی مومن کی ایک اور نشانی بیان فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ۔ اور وہ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہیں۔ اس زمانہ میں گناہ اور بداخلاقی مختلف صورتیں اختیار کر کے ہر جگہ پھیل چکی ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ لوگ ٹولیاں بنا کر غیر تعمیری کاموں یا گپّوں میں وقت ضائع کرتے ہیں۔ افسوس کہ ہماری جماعت میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں غیر ضروری تبصرے کرنے کی بُری عادت ہے۔ اور بعض اوقات وہ اپنی ذاتی رنجشوں کی وجہ سے نظامِ جماعت کے خلاف بھی کھلے عام بات کر جاتے ہیں۔ یہ ایک مومن کی شان نہیں ہے۔ اس لئے ہمارے احمدی مَردوں اور لڑکوں کو ایسی جہالت اور بیکار کی باتوں سے گریز کرنا چاہئے اور اپنی ذات میں نیکی اور تقویٰ کا عملی نمونہ ہونا چاہئے۔ آپ لوگوں کے اجتماعات ایک دوسرے کو نیکی اور تقویٰ کی طرف مسابقت میں بڑھانے والے ہونے چاہئیں، نہ یہ کہ کوئی کسی دوسرے کی گمراہی کا باعث بنے۔ نَوجوان خدام اور بڑی عمر کے اطفال کو بھی اس بات کو یاد رکھنا چاہئے اور انہیں ہر وقت اچھے دوستوں اور اچھی صحبت میں رہنا چاہئے۔

اس کے علاوہ کئی اَور بُرائیاں اور گناہ ہیں جو آج کے معاشرے میں بداخلاقیاں پھیلانے کا باعث ہیں۔ اور افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ مثلاً انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال عام ہوتا جا رہا ہے جس میں لڑکے اور لڑکیوں کی آن لائن آپس میں نامناسب chatting شامل ہے۔ اسی طرح انٹرنیٹ کے ذریعہ سے بے ہودہ اور بداخلاقیوں سے پُر فلمیں دیکھی جاتی ہیں جس میں pornography بھی شامل ہے۔ سگریٹ پینا اور شیشہ کا استعمال بھی پھیلنے والی برائیوں میں شامل ہے۔

اسکے علاوہ اس بات کو یاد رکھیں کہ بعض اوقات جائز چیزوں کا غلط استعمال بھی نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ ایک شخص آدھی رات تک ٹی وی دیکھتا رہے یا انٹرنیٹ استعمال کرتے ہوئے جاگتا رہے اور اسکی فجر کی نماز ضائع ہوجائے۔ اگرچہ وہ اچھے پروگرام ہی کیوں نہ دیکھ رہا ہو اِس کے باوجود اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ نیکی اور تقویٰ سے دُور ہو رہا ہے۔ پس اس پہلو سے ایک جائز چیز بھی برائی میں شمار ہوگئی جو ایک حقیقی مسلمان کے معیار سے مطابقت نہیں رکھتی۔ پس بنیادی طور پر اگر کسی بھی کام یا چیز کے زہریلے یا نقصان دہ اثرات کسی کے ذہن پر پڑتے ہوں تو قرآن مجید کے مطابق وہ چیز یا کام لغو شمار ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سورۃ المؤمنون آیت 6 میں اللہ تعالیٰ نے مومن کی ایک اَور خوبی کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اپنی عفّت و حیا کو قائم رکھنا صرف ایک عورت ہی کا کام نہیں ہے بلکہ مردوں پر بھی فرض ہے۔ اپنی عفّت کی حفاظت کرنے کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ایک شخص شادی شدہ زندگی سے باہر ناجائز جنسی تعلقات سے بچتا رہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس کا یہ مطلب سکھایا ہے کہ ایک مومن ہمیشہ اپنی آنکھیں اور اپنے کان ہر اُس چیز سے پاک رکھے جو نامناسب ہے اور اخلاقی طور پر بُری ہے۔ جیسا کہ مَیں نے بیان کیا ہے ایک چیز جو انتہائی بیہودہ ہے وہ pornography ہے۔ اسے دیکھنا اپنی آنکھوں اور کانوں کی عفّت اور پاکیزگی کو کھودینے کے مترادف ہے۔ یہ بات بھی پاکبازی اور حیا سے متعلق اسلامی تعلیمات کے منافی ہے کہ لڑکوں اور لڑکیوں کا آزادانہ طور پر آپس میں میل جول ہو اور ان میں باہم تعلقات اور نامناسب دوستیاں ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی عورتوں کو کہتے ہیں کہ انہیں پردہ کرنا چاہئے۔ اور مَیں بھی احمدی عورتوں کو یہی کہتا ہوں کہ وہ پردہ کریں اور اپنی عفّت و پاکیزگی کی حفاظت کریں۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دینے سے پہلے مومن مردوں کو حکم دیا ہے کہ وہ غضِ بصر سے کام لیتے ہوئے اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنے دل و دماغ کو ناپاک خیالات اور برے ارادوں سے پاک رکھیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر سورۃ النور آیت 31 میں فرمایا ہے کہ قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَ یَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ۔ مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کیلئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ جبکہ مَردوں کو ظاہری طور پر اس طرح پردہ کا حکم نہیں ہے جس طرح عورتوں کو ہے قرآن مجید واضح طور پر اس بات کا حکم دیتا ہے کہ مرد اپنی آنکھیں پاکیزہ رکھیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ عورتوں کی طرف شہوت کی نگاہ سے نہ دیکھیں اور اپنے دماغوں کو صاف رکھیں اور ہر ایسی بات سے دُور رکھیں جن سے انسان برائی کی طرف مائل ہوسکتا ہے۔

یہ وہ پردہ ہے جس کا مَردوں کو حکم ہے اور جس سے معاشرہ برائی، بے حیائی اور خطرات سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اسلام کی بیان فرمودہ کوئی بھی تعلیم سطحی اور بغیر حکمت کے نہیں۔ بلکہ اسلام کا ہر اصول انتہائی پُر حکمت اور مضبوط بنیادوں پر مشتمل ہے۔ چنانچہ مردوں کے غضِّ بصر سے کام لینے کے حکم سے اسلام ہمیں دراصل اپنے نفس پر قابو رکھنا سکھاتا ہے۔ کیونکہ عموماً نظر سے ہی مردوں کے جذبات اور خواہشات ابھرتے ہیں۔ معاشرہ کو نامناسب باتوں اور برائیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اسلام نے مردوں اور عورتوں دونوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنی نظروں کو مخالف جنس کے سامنے جھکا کر رکھیں، یا ہر ایسی چیز سے اپنی نظروں کو بچا کر رکھیں جن سے ناجائز طور پر شہوانی خیالات پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ یاد رکھیں! پاکبازی ایک خادم کا لازمی اخلاقی وصف ہے اس لئے آپ کو ہر ایسی چیز سے دُور رہنا ہے جو اسلام کی حیا سے متعلق تعلیمات کے منافی ہے۔ اگر آپ اس کام میں کامیاب ہو جائیں تو آپ حقیقت میں روحانی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دواَور گناہ جو آج کل پھیلے ہوئے ہیں وہ شراب نوشی اور جوۂ کھیلنا ہے۔ یہاں مغرب میں ان دونوں کو عام سمجھا جاتا ہے لیکن قرآن کریم نے واضح طور پر اس کی ممانعت کی ہے کیونکہ دونوں برائیوں کے انتہائی گہرے اور دور رَس منفی اثرات ہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ البقرۃ آیت 220 میں اللہ تعالیٰ نے دونوں گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَ الۡمَیۡسِرِ ؕ قُلۡ فِیۡہِمَاۤ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۫ وَ اِثۡمُہُمَاۤ اَکۡبَرُ مِنۡ نَّفۡعِہِمَا۔ وہ تجھ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ (بھی) ہے اور لوگوں کے لئے فوائد بھی۔ اور دونوں کا گناہ (کا پہلو) ان کے فائدے سے بڑھ کر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں شراب اور جوئے کے تعلق میں جو عربی لفظ استعمال کیا ہے وہ ''اِثۡمٌ'' ہے۔ اِثۡمٌ ایسی چیز ہوتی ہے جو نیکیوں اور اچھائیوں کے راستہ میں رکاوٹ ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے سے منع کیا ہے کیونکہ یہ دونوں چیزیں انسان کو اچھائیوں سے دُور لے جاتی ہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا تھا کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو یہ حکم دیتا کہ وہ نیکی اور تقویٰ اختیار کریں اور دوسری طرف انہیں یہ اجازت بھی دے دیتا کہ وہ آزادانہ طور پر اُن چیزوں کا استعمال کریں جو انہیں مخالف سمت کی طرف لے جاتی ہوں۔

جہاں تک شراب کا تعلق ہے اسے حقیقی فائدہ کیلئے استعمال کرنا جائز ہے جیسا کہ خاص دوائیوں میں اس کا محدود مقدار میں استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن اس سے ہٹ کر اسلام میں شراب نوشی کلیۃً منع ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں انسان عمدہ اخلاق، نیکی اور زُہد سے دُور چلا جاتا ہے۔ مثلاً انسان کے خیالات شراب کے اثر میں آ کر اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ نمازیں ادا کر سکے یا اس کی روحانیت میں ترقی ہو۔ اسی وجہ سے جب شراب کی ممانعت سے متعلق حکم نازل ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے اپنے اصحاب کو شراب پینے سے منع فرمایا۔ آپ میں سے اکثر لوگوں نے اس حوالہ سے صحابہ کی مثالی اطاعت کے نمونے قائم کرنے کے بارہ میں سُنا ہی ہوگا کہ وہ لوگ جو پہلے شراب پیتے تھے انہوں نے حکم سنتے ہی بلا توقّف، بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فوراً اپنے شرابوں سے بھرے مٹکے اور برتن توڑ ڈالے۔

مَیں نے شراب نوشی کے نتیجہ میں روحانیت میں کمی اور اس کے بداثرات کی بات کی ہے۔ آج ڈاکٹرز اور سائنسدان بھی کھلے طور پر اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ شراب نوشی سے جسم پر انتہائی بد اثرات پڑتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب انسان شراب پیتا ہے تو دماغ کے کئی ہزار cells تباہ ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح شراب نوشی سے جگر پر ہونے والے گہرے بداثرات سے کون واقف نہیں۔

جوۂ کھیلنا اس لئے منع ہے کیونکہ اس سے انسان کی حلال کمائی اور اُس کا مال لاپرواہی سے ضائع ہوتا ہے۔ کسی کی کمائی سے جوۂ کھیلنا خواہ وہ casinos میں ہو یا کسی اور ذریعہ سے ہو مثلاً جوۂ کھیلنے والی مشینوں پر، یا سروس سٹیشنز میں، دکانوں میں یا شرطیں لگا کر کارڈز کھیلنا ایک ایسا کام ہے جو حلال اور جائز کمائی کو ناجائز اور ناپاک بنا دیتی ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ نیکی کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورۃ المائدۃ آیت 91 میں فرماتا ہے کہ: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡخَمۡرُ وَ الۡمَیۡسِرُ وَ الۡاَنۡصَابُ وَ الۡاَزۡلَامُ

رِجۡسٌ مِّنۡ عَمَلِ الشَّیۡطٰنِ فَاجۡتَنِبُوۡہُ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً مدہوش کرنے والی چیز اور جوُا اور بُت (پرستی) اور تِیروں سے قسمت آزمائی یہ سب ناپاک شیطانی عمل ہیں۔ پس ان سے پوری طرح بچو تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

پس ہر احمدی مرد، عورت اور بچے کو ان چیزوں سے دور رہنے کو یقینی بنانا ہے۔ جوُا کھیل کرنا جائز اور آسان طور پر پیسے کمانے کی بجائے آپ کو جائز طریق پر ایمانداری کے ساتھ کمائی کرنی چاہئے۔ یاد رکھیں کہ ایک سچا اور حقیقی خادم وہ ہے جو ایمانداری اور پُروقار انداز میں ہر وقت محنت سے کام کرتا ہے۔ اگر آپ واقعی اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو آپ کو لازمًا ہر وہ چیز چھوڑنی پڑے گی جس سے قرآن کریم ہمیں منع فرماتا ہے اور جن چیزوں سے ہمیں خبردار کرتا ہے۔ قرآنی احکامات کی اطاعت سے انسان بہت وسیع انعامات کا وارث بنتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خُود فرمایا ہے کہ جو ناجائز چیزوں کو چھوڑ دیتے ہیں وہ حقیقی فلاح پاتے ہیں۔ فلاح کے معانی کامیابی، ترقی، خوشی اور ذہنی سکون کے ہیں۔ طبعی طور پر ہر انسان ذہنی سکون حاصل کرنا اور ہر قسم کی بے چینیوں اور پریشانیوں سے دُور رہنا چاہتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم عطا کرکے ہم پر بہت احسان کیا ہے تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ ہم کس طرح حقیقی خوشی اور ترقی حاصل کر سکتے ہیں۔

مَیں نے بنیادی طور پر اُن معاملات کی طرف توجہ دلائی ہے جو آج معاشرے اور نَو جوان نسل پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ قرآن کریم میں کئی اَور احکامات ہیں اور ہمیں ہر ایک حکم کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے اور ان کو ماننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیں ہر گناہ سے بچنا چاہئے کیونکہ نہ صرف یہ مومن کی شان کے خلاف ہیں بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اُس کی عبادت سے دُور لے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب مَیں کچھ اَور باتیں بیان کروں گا جو تمام خدام کو ذہن نشین رکھنی چاہئیں تاکہ وہ ہمیشہ اُن لوگوں میں شمار کئے جائیں جو مسلسل آگے بڑھتے ہیں اور ترقی کرتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ اور دیگر ذیلی تنظیموں کا قیام اس ارادہ سے فرمایا تھا کہ ہماری جماعت کی ہر سطح پر ایک ایسا نظام وضع کیا جائے جس سے ہر احمدی مرد، عورت اور بچے کی اخلاقی تربیت اور اس کے لئے بہتری کے سامان ہوں۔ خاص طور پر عہدیداران کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا نقطہ نظر اور آپؓ کی خواہش یہ تھی کہ ہر ذیلی تنظیم میں لوگوں کے لئے قابلِ تقلید نمونہ رکھنے والے احمدی ہوں جو اپنے ساتھیوں کی تربیت اسلام کی حقیقی تعلیمات کے مطابق کریں جن میں سے چند کا ابھی مَیں نے ذکر کیا ہے۔ اس لئے ہمارے عہدیداروں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور اُن کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے اِرد گرد کے لوگوں کا خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک بات کی طرف مَیں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہر عہدیدار خواہ اس کی عمر کم ہو یا زیادہ اُس کا عہدہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے اپنے اندر حقیقی عاجزی کی روح پیدا کرنی چاہئے۔ پس چاہے آپ ایک مقامی قائد ہیں، مہتمم ہیں، نیشنل صدر ہیں یا کسی اور سطح کے عہدیدار ہیں آپ کو ہر لمحہ عاجزی و انکساری سے گزارنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان آیت 64 میں فرماتا ہے کہ اُس کے حقیقی خادم کی ایک خاص نشانی یہ ہے کہ وہ زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتا ہے اور وہ تکبر اور فخر کا کوئی گمان بھی نہیں رکھتا۔ اگر کوئی اُن حقیقی خادموں سے جھگڑنا چاہتا ہے یا انہیں کسی تنازعہ یا بحث مباحثہ کی طرف انگیخت کرتا ہے تو وہ اس کا جواب سلام کی صورت میں پُرامن طریقہ پر دعا کے ساتھ دیتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے اور مشتعل ہونے کی بجائے اُن کا ردّ عمل پُرامن ہوتا ہے اور وہ عاجزی کے ساتھ ایسے معاملات کو طے کرتے ہیں۔ پس ہر خادم اور بڑی عمر کے اطفال کو یہ اصول یاد رکھنا چاہئے اور اس عظیم وصف کو اپنانا چاہئے۔

کسی احمدی کو کبھی بھی اپنی بڑائی بیان کرنے والا یا متکبر نہیں ہونا چاہئے اور نہ ہی اُسے جھگڑالو اور غصیلا ہونا چاہئے۔ ہر احمدی کا ہی یہ فرض ہے کہ وہ عاجزی، خوش اخلاقی اور نرمی سے کام لینے والا ہو تو عہدیداران کی اس لحاظ سے دوہری ذمہ داری بن جاتی ہے۔ خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کو ایسے معیاروں پر قائم ہونا چاہئے کہ اگر انہیں انگیخت بھی کیا جائے، یا کوئی اُن سے جھگڑنا بھی چاہے تو ان کو چاہئے کہ وہ وقار کے ساتھ سلام کہتے ہوئے اس جگہ سے چلے آئیں۔ اگر خدام الاحمدیہ کے عہدیدار یہ رویّہ اپنا لیں تو مستقبل میں ہمارے مرکزی جماعتی عہدیدار بھی عاجز اور نرم دل ہو جائیں گے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر ہونے کی حیثیت سے آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ ہمارے روحانی لشکر کی دوسری صف میں شامل ہیں۔ اور ایک روز آپ کو پہلی صفوں میں آنا ہے۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہیں ایک دن ہماری جماعت کی بڑی بڑی ذمہ داریوں کا بیڑا اٹھانا پڑے گا۔ اور آپ کو اس کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ آپ کے واحد ہتھیار آپ کی عاجزی وانکساری اور دعائیں ہوں گی۔ مزید یہ کہ آپ کبھی بھی جماعت کی خدمت کو معمولی بات نہ سمجھیں۔ بلکہ ہمیشہ جماعت کی خدمت کو ایک عظیم سعادت اور فضلِ الٰہی سمجھیں۔ اور اس بات کو مدّنظر رکھیں کہ یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ دوسروں کے لئے بہترین نمونہ قائم کریں۔ خدام الاحمدیہ کی ہر سطح کے ہر عہدیدار کو ایک روشن رہنما کی طرح ہوجانا چاہئے جو اپنے ماحول کو روشن کر دیتا ہے۔ اس طرح ہر مجلس میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو ہمیشہ جماعت کی خدمت کے لئے مستعد رہیں گے اور اس کے لئے اپنے وقت، مال اور عزت کی قربانی کے لئے ہر دم تیار رہیں گے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جماعتی خدمت کا موقع ملنا خواہ کسی بھی صورت میں ہو ایک عظیم سعادت اور برکت کا باعث ہے۔ ہر عہدیدار کو اپنی ذمہ داریاں محنت، لگن اور دیانتداری کے ساتھ ادا کرنی چاہئیں اور کوشش کرنی چاہئے کہ خدام کا ایک دوسرے کے ساتھ باہمی بھائی چارہ کا تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ ہر قائد یا ناظم کا اپنی قیادت یا رِیجن (region) کے خدام اور اطفال سے براہ راست تعلق ہونا چاہئے اور اُن کی مدد اور رہنمائی کے لئے میسر رہنا چاہئے اور انہیں جماعت کے قریب لانا چاہئے۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ خدام کی ایک بہت بڑی تعداد یعنی ایک جائزے کے مطابق لگ بھگ 40 فیصد ایسے خدام ہیں جن کا یہ خیال ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کے اکثر عہدیداروں کے نمونے عمدہ نہیں۔ عین ممکن ہے کہ وہ اپنے مقامی قائد یا ناظمین کے حوالہ سے بات کر رہے ہوں یا نیشنل عاملہ اور جماعت کے عہدیداروں کی بات کر رہے ہوں بہر صورت وہ یا تو لوکل سطح کی بات کر رہے ہیں یا پھر نیشنل سطح کی۔ بہر حال حقیقت جو بھی ہے، نیشنل عاملہ سے لے کر مقامی عاملہ تک ہر عہدیدار کو اور ہر سطح کے main جماعتی عہدیداران کو بھی دوسروں کیلئے بہترین اور قابلِ تقلید نمونہ بننا چاہئے۔ 'main جماعتی عہدیداران' سے مراد امیر جماعت اور مقامی صدران اور ان کی عاملہ ہے۔

خدام سے لئے جانے والے جس سروے کا ابھی میں نے ذکر کیا ہے مَیں نہیں جانتا کہ وہ اپنے لوکل عہدیداران کی بات کر رہے ہیں یا نیشنل عہدیداران کی۔ بہر حال میری رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام الاحمدیہ کے عہدیداروں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کا نمونہ اچھا ہے اور وہ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور خدام سے رابطہ میں رہنے اور ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ تاہم بہتری کی گنجائش ہمیشہ رہتی ہے اور اس لحاظ سے ہر عہدیدار کو مسلسل بہتری کی طرف گامزن رہنا چاہئے اور اپنے اور اپنے اردگرد کے لوگوں کے معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر وہ اس لحاظ سے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں تو وہ ہماری آئندہ نسلوں کی حفاظت کا ذریعہ بنیں گے۔

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیشہ قرآن کریم کا اصول یاد رکھیں جس کا ذکر سورۃ البقرۃ آیت 149 میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک ہدف اور ایک مطمحِ نظر ہے اور مومنین کا ہدف یہ ہونا چاہئے کہ وہ نیکی میں ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں۔ اور انہیں اچھے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پس تمام خدام اور اطفال کو یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقی مومنین میں شمار ہونے کے لئے اُن میں ہمیشہ یہ تمنا ہونی چاہئے کہ وہ ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھیں گے اور مسلسل اپنے آپ کو روحانی طور پر بھی اور اخلاقی طور پر بھی صیقل کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنا ہم پر یہ ذمہ داری وارد کرتا ہے کہ ہم آپؑ کی ہر بات پر عمل کریں جس کی آپؑ نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بابرکت ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ آپ کا شمار حقیقی مومنین میں ہو سکے۔ اللہ کرے کہ آپ سب ہمیشہ خلیفۂ وقت کی توقعات پر پورا اُترنے والے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر خادم اور طفل پر مسلسل اپنے خاص فضلوں کی بارش برساتا رہے۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اردو زبان میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: بعض لوگ یہاں نئے آنے والے انگریزی نہ سمجھنے والے بھی ہیں ان کے لئے مختصراً میں کہہ دیتا ہوں کہ ان کا یہاں اس ملک میں آنا، یہاں رہنا، ان کے اسائلم پاس ہونا یا کسی بھی شکل میں اس ملک سے فائدہ اٹھانا احمدیت کی وجہ سے ہے۔ اور اگر احمدیت کی وجہ سے ہے تو پھر اپنے آپ کو حقیقی احمدی ثابت کرنے کی کوشش کریں اور یہاں کی برائیوں میں مبتلا ہونے کی بجائے جو اچھائیاں ہیں وہ بے شک حاصل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی اچھائیوں کو کبھی نہ چھوڑیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو عہد ہے ہمیشہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں ورنہ آپ لوگ ان بدعہدوں میں شمار ہوں گے جو اپنے عہدوں کا پاس نہیں رکھتے اور پھر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں بھی آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ کے مختلف طریقے ہیں اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارنی چاہئیں۔ اور سب سے پہلے یاد رکھیں کہ آپ احمدی ہیں اور احمدی کی حیثیت سے اس ملک کی شہریت آپ کو ملی ہے یا اس ملک سے جو مفادات ہیں یا فائدے ہیں آپ کو حاصل ہو رہے ہیں۔

پس اگر یہ بات سامنے رکھیں گے تو ہمیشہ اپنی حالتوں پر بھی غور کرتے رہیں گے اور اپنے عہدوں کی پابندی کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ دعا کر لیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 2/ جون 2017)

D.T.P سینٹر نشرواشاعت کیلئے کارکنہ کی ضرورت

D.T.P سینٹر نظارت نشرواشاعت صدر انجمن احمدیہ میں ایک کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے۔ لجنہ کی امیدوار اپنی درخواست جملہ تعلیمی سرٹیفکیٹ کی نقول Attested کے ساتھ کوائف فارم نظارت دیوان سے حاصل کر کے اسے مکمل کرنے کے بعد امیر جماعت/ صدر جماعت/ صدر لجنہ کی تصدیق کے ساتھ دو ماہ کے اندر بھجوا دیں۔

(1) امیدوار کی تعلیم کم از کم 2+ (سیکنڈ ڈویژن) ہو۔ ہندی، اُردو، عربی، انگریزی لکھنا پڑھنا جانتی ہو۔ (2) ہندی ٹائپنگ میں مہارت ہو اور کم از کم ایک سال کا تجربہ ہو۔ (3) ہندی ٹائپنگ Key Board دیکھے بغیر کمپوز کر سکتی ہو۔ ایک گھنٹہ میں کم از کم 300 الفاظ ٹائپ کر سکتی ہو۔ (4) ہندی ٹائپنگ In-Design سافٹ ویئر میں Chanaky-Unicode فونٹ میں کرنا جانتی ہو۔ (5) کمپیوٹر سائنس میں ڈپلومہ کیا ہو۔ (6) InPage، M.S.Word، InDesign کے بارے میں بنیادی معلومات ہوں۔ (7) واقف زندگی و وقف نو کی تحریک میں شامل ہونے والی ممبرات اپنا حوالہ منظوری وقف نو بھی درخواست میں تحریر کریں۔ (8) درخواست میں اپنے والد/ خاوند سرپرست کے تصدیقی دستخط بھی ہوں۔ (9) امیدوار کو انٹرویو کی تاریخ سے بعد میں مطلع کر دیا جائے گا، نیز قادیان انٹرویو کیلئے آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ (10) قادیان میں رہائش کی ذمہ داری اپنی ہوگی۔

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان)

افسوس! میری والدہ مکرمہ سعید فاطمہ صاحبہ
اہلیہ مکرم بشیر احمد طاہر صاحب مرحوم وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

خاکسار کی والدہ محترمہ سعید فاطمہ صاحبہ سابق ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان، اہلیہ مکرم بشیر احمد طاہر صاحب مرحوم سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان مورخہ 21/ اگست 2017 کو صبح ساڑھے سات بجے احمدیہ ہسپتال قادیان میں وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ مکرم بابو عبدالرزاق صاحب سابق پوسٹ ماسٹر گونڈہ کی بیٹی تھیں جنہوں نے سن 1932 میں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ مکرم بابو عبدالرزاق صاحب صاحبِ کشف و الہام بزرگ تھے۔ والدہ محترمہ کی شادی سن 1969 میں مکرم بشیر احمد طاہر صاحب سے ہوئی جن کا ہاٹا، گورکھپور کے پنڈت خاندان سے تعلق تھا۔ آپ کا بچپن کا نام رادھے شام دویدی تھا۔ بچپن میں ہی طبیعت کے وحدانیت کی طرف میلان کے باعث گھر بار چھوڑ کر حق کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور خاکسار کے نانا مکرم بابو عبدالرزاق صاحب سے ملاقات ہوئی جن کے حسن سلوک اور تعلیم و تربیت کے نتیجہ میں دولت اسلام سے مالا مال ہوئے۔ نانا جان نے والد صاحب کو قادیان بھجوا دیا جہاں آپ نے جامعہ احمدیہ میں دینی تعلیم حاصل کی۔ جامعہ سے فراغت کے بعد نانا جان نے آپ کی شادی اپنی بیٹی محترمہ سعید فاطمہ صاحبہ سے کر دی۔

خاکسار کی والدہ نے ابتدائی تعلیم گونڈہ یو پی سے ہی حاصل کی اور بی ایڈ بلرام پور یو پی سے کیا۔ شادی کے بعد آپ اپنے شوہر کے ساتھ قادیان آگئیں اور نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان میں بطور معلمہ خدمت کی توفیق پائی اور ہیڈ مسٹریس کے عہدہ سے ریٹائر ہوئیں۔

شادی کے ابتدائی چند سال نہایت تنگی کے تھے جو والدہ صاحبہ نے والد صاحب کے ساتھ نہایت صبر و شکر کے ساتھ گزارے۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، نہایت نفیس، اعلیٰ اخلاق اور پُر وقار طبیعت کی مالک تھیں۔ ہر ملنے جلنے والے سے نہایت خندہ پیشانی سے ملتیں۔ چندوں میں باقاعدہ اور ہر دینی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کی سچی وفادار اور ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت کی تلقین کرنے والی تھیں۔

کافی عرصہ سے آپ بلڈ پریشر، شوگر اور مختلف عوارض سے دو چار تھیں۔ خاکسار کے گردے بھی عرصہ ایک سال سے فیل ہو چکے ہیں جس کے لیے وہ ہمیشہ فکرمند اور دعا گو رہتی تھیں اور متمنی تھیں کہ ان کی زندگی میں خاکسار تندرست ہو جائے۔ مورخہ 14/ اگست 2017 کو والدہ صاحبہ کی گھر میں پھسل کر گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ اسی دن احمدیہ ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ علاج جاری تھا کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور مورخہ 21/ اگست 2017 کو صبح ساڑھے سات بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ نصرت گرلز ہائی اسکول کی ٹیچر اور ہیڈ معلمہ ہونے کے باعث قادیان کی خواتین سے آپ کے بہت وسیع تعلقات تھے۔ آپ کی وفات پر کثیر تعداد میں خواتین تعزیت کے لیے آئیں۔ خاکسار ان سب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ اسی روز بعد نماز مغرب جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ محترمہ والدہ صاحبہ کو غریق رحمت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

نیز خاکسار اپنے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ خاکسار کو معجزانہ شفا عطا فرمائے اور صحت و تندرستی والی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ (لطیف احمد خالد، کارکن نظارت تعلیم قادیان)

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-1652 2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4؍اگست 2017 بروز جمعۃ المبارک 5 بجے شام مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم رانا ناصر احمد خان صاحب (آف والسال، یو.کے)

30؍جولائی کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔ آپ تقریباً پانچ سال پہلے ربوہ سے یوکے شفٹ ہوئے تھے۔آپ کو گگومنڈی (ضلع وہاڑی) میں لمبا عرصہ صدر جماعت ، زعیم انصار اللہ اور متعدد عہدوں پر خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔قرآن کریم سے بہت پیار تھا۔آج کل قرآنی حوالہ جات پر کتاب لکھ رہے تھے۔ بہت مخلص نیک اور دعا گو انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم رانا ریاض احمد صاحب شہید (آف لاہور) اور مکرم رانا ارسال احمد صاحب (نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ) کے ماموں تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم نسیم احمد صاحب (گھڑی ساز، ربوہ)

13؍جون 2017 کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ کو محلہ نصرت آباد اور دارالعلوم میں زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بہت نیک، مخلص اور شریف النفس انسان تھے۔چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔

(2) مکرمہ مبارکہ اختر صاحبہ (بنت مکرم خواجہ عبد العزیز صاحب آف دتیال ضلع میرپور، کشمیر)

15؍جولائی 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ کے نانا حضرت خواجہ عطاء محمد صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔مرحومہ کو اپنے گاؤں دتیال میں رہتے ہوئے اردگرد کے چار دیہات کے بچوں کو پچاس سال سے زیادہ عرصہ قرآن کریم پڑھانے کا موقع ملا۔آپ غریبوں اور مستحق طلباء کی دل کھول کر مدد کیا کرتی تھیں۔نظام جماعت اور خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا۔کسی مخالف کو جماعت کے خلاف بات نہیں کرنے دیتی تھیں۔اپنے بچوں کی تربیت بھی احسن رنگ میں کی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام اسکول) کی بھانجی، مکرم جمیل الرحمان رفیق صاحب (وکیل التصنیف ربوہ) کی خالہ زاد بہن اور مکرم ڈاکٹر نعیم احمد طاہر صاحب (صدر قضاء بورڈ جرمنی) کی خوشدامنہ تھیں۔

(3) مکرم نوازش علی وڑائچ صاحب (ابن مکرم محمد ظفر صاحب، ربوہ)

11؍جولائی 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اناللہ واناالیہ راجعون۔آپ نے 1973 میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ہاتھ پر دستی بیعت کی سعادت حاصل کی۔ 1976 میں آنریری معلمین کورس میں حصہ لیا۔بھلوال میں مسجد کی تعمیر کے دوران بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔مخالفین نے جب احمدیوں کو اپنے قبرستان میں دفنانے سے انکار کیا تو آپ خود کئی میتوں کو اپنے خرچ پر بھلوال سے ربوہ لاتے رہے۔ان کے غسل، کفن اور تدفین کا بھی انتظام کرتے۔ بعد ازاں متعلقہ انتظامیہ سے احمدیوں کے الگ قبرستان کی زمین لینے کیلئے مطلوبہ کارروائی کی۔ مسجد پر کلمہ لکھنے پر پولیس نے آپ کی راست بازی اور دلیری سے متاثر ہوکر آپ کو باعزت بری کردیا۔ سیالکوٹ میں مسجد کی دوبارہ تعمیر اور مرمت کیلئے جماعتوں میں جاکر چندہ اکٹھا کیا اور اپنی ذاتی زمین بیچ کر خادم مسجد کیلئے گھر تعمیر کروایا۔آپ کو بھلوال میں صدر جماعت کے علاوہ سیالکوٹ اور ربوہ میں بھی مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ ربوہ قیام کے دوران آپ کو حفاظت مرکز کے علاوہ لنگر خانہ، لجنہ ہال، مساجد، جماعتی گرلز اسکول اور دفتر اصلاح وارشاد ربوہ میں ڈیوٹیاں دینے کی توفیق ملی۔ باجماعت نمازوں کے پابند اور چندہ جات ودیگر مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ جماعت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والے بہت نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ضرورت مندوں اور غریبوں کی دل کھول کر مدد کیا کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

......☆......☆......☆......

ایک احمدی کو ڈاکٹریٹ کا اعزاز

مکرم انصار احمد صاحب سابق صدر جماعت دہلی کو سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں سے ڈی.بی.اِیچ.پی.ایس اینڈ پوسٹ گریجویٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ چنّئی سے ہندی لٹریچر میں امسال Ph.D کی تعلیم مکمل کرنے پر ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔موصوف ہندی پر عبور رکھتے ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کئی کتابوں کا ہندی میں ترجمہ کیا ہے۔ علاوہ ازیں بہت سارے جماعتی لٹریچر کے ہندی ترجمہ کی بھی آپ کو سعادت نصیب ہوئی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی عمر وصحت میں برکت دے۔آمین۔ (ادارہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ حافظہ خاتون صاحبہ مورخہ 18؍اگست 2017 بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بمقام قادیان دارالامان کڈنی فیل ہونے کی وجہ سے وفات پاگئیں۔اناللہ واناالیہ راجعون۔موصوفہ موصیہ تھیں مورخہ 19؍اگست 2017 کو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ قادیان میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور تدفین عمل میں آئی۔

موصوفہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نہایت صابرہ وشاکرہ، قناعت پسند خاتون تھیں۔خدمت خلق میں پیش پیش رہتی تھیں۔ جماعت احمدیہ کیرنگ کی لجنہ اماء اللہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔بحیثیت زونل صدر لجنہ اماء اللہ بھونیشور (اڈیشہ) بھی ایک لمبا عرصہ خدمت کا موقع ملا۔ وفات سے ایک سال قبل قادیان اس نیت سے آئیں تاکہ دعاؤں کا موقع ملے، نیز بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوسکیں۔موصوفہ نے اپنے پیچھے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ موصوفہ کو غریق رحمت کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین (مقصود احمد خان، نائب ایڈیٹر اخبار بدر)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

اللہ تعالیٰ نے نکاح کے خطبہ میں اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ خوشیاں صرف ظاہری اور دنیاوی خوشیاں نہ ہوں انہیں میں ڈوب نہ جانا بلکہ اگلے جہان کی بھی خبر رکھو، آئندہ کی بھی خبر رکھو، کل کی بھی خبر رکھو اپنے اعمال کی بھی خبر رکھو اور اپنی نسلوں کی بھی خبر رکھو آپ نے اس دنیا سے گزر جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے، اس کو بھی سامنے رکھو

خطبہ نکاح فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10 راگست 2015ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جس طرح پھیل رہی ہے مختلف خاندان، مختلف لوگ، مختلف قومیں جماعت میں شامل ہورہی ہیں۔ رشتے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپس میں اس طرح طے ہو رہے ہیں۔ پہلے ایک زمانہ تھا، ابتدائی زمانہ احمدیت کا جب احمدی تھوڑے تھے اور اپنے خاندانوں، برادریوں میں رشتے نہیں ہوتے تھے۔اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام جماعت کی رہنمائی فرماتے تھے اور رشتے طے بھی فرمایا کرتے تھے۔قطع نظر اس کے کہ کون کس خاندان کا ہے، کس قوم سے ہے، بہت سارے رشتے اس طرح طے ہوئے۔ پھر آہستہ آہستہ جس جس طرح وسعت پیدا ہوتی رہی بعض لوگ، ایسے خاندان بھی شامل ہوئے، ہندوستان پاکستان میں قومیت کا زیادہ ہی خیال رکھا جاتا ہے، جو اپنی قوموں سے باہر نہیں نکلتے تھے۔ پھر مزید وسعت پیدا ہوئی اور قومیں شامل ہونا شروع ہوئیں، رشتوں کے بعض مسائل بھی تھے۔ اس وجہ سے یا احمدیت اور حقیقی اسلام کی تعلیم و تربیت کی وجہ سے، روشن خیالی کی وجہ سے یہ زیادہ احساس اور خیال اپنی قوموں اور برادریوں میں رشتوں کا ختم ہوا۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقویٰ کو معیار بنایا گیا۔ اور جو بھی رشتے تقویٰ کو معیار بناتے ہوئے قائم ہوئے وہ کامیاب ہوئے اور آئندہ ان کی نسلیں بھی نیکیوں پر قائم رہنے والی ہوئیں۔

پس اصل حقیقت یہی ہے کہ نہ کوئی برادری ہے، نہ کوئی قوم ہے، نہ کسی خاص ملک کی اہمیت ہے۔اصل چیز تقویٰ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے بار بار زور دیا ہے۔ نئے قائم ہونے والے رشتوں کو، آپس میں نئے قائم ہونے والے رشتوں کی وجہ سے خاندانوں کے تعلقات کو تقویٰ کی بنیاد پر ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اور یہی اصل ہے جس کی اللہ تعالیٰ ہمیں، جس طرح کہ میں نے کہا، بار بار تلقین فرماتا ہے۔اگر یہ چیز قائم ہو جائے تو جہاں انسان اپنی اس دنیا کی زندگی میں اپنے مسائل کو سلجھاتا ہے، آپس میں تعلق اور پیار اور محبت پیدا ہوتا ہے وہاں آئندہ نسلیں بھی نیکی اور تقویٰ پر قائم رہنے والی ہوتی ہیں، جماعت کا ایک فعال حصہ بنتی ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن اور مقصد کو پورے کرنے والی ہوتی ہیں۔اور اسی طرح انسان خود بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے، ایک نہ ایک دن ہر ایک نے اس دنیا سے رخصت ہونا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرتے ہوئے جب اللہ کے حضور پہنچتا ہے تو وہاں بھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک بہترین اجر ہوتا ہے۔پس یہ باتیں ہمیشہ یاد رکھنی چاہئیں۔

خوشی کے موقع پر اگلے جہان کی باتیں عجیب سی لگتی ہیں۔لیکن اللہ تعالیٰ نے نکاح کے خطبہ میں اس طرف بھی توجہ دلائی ہے کہ خوشیاں صرف ظاہری اور دنیاوی خوشیاں نہ ہوں۔انہیں میں ڈوب نہ جانا۔ بلکہ اگلے جہان کی بھی خبر رکھو۔آئندہ کی بھی خبر رکھو۔کل کی بھی خبر رکھو۔اپنے اعمال کی بھی خبر رکھو اور اپنی نسلوں کی بھی خبر رکھو۔آپ نے اس دنیا سے گزر جانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے، اس کو بھی سامنے رکھو۔ پس یہ چیزیں ہمیشہ ہمیں پیش نظر رکھنی چاہئیں۔ اللہ کرے کہ آج یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔

پہلا نکاح جو مَیں پڑھوں گا یہ عزیزہ ادیبہ طاہر واقفہ نو کا ہے جو مکرم محمد طاہر ندیم صاحب جو ہمارے مبلغ سلسلہ اور عربک ڈیسک میں کام کرتے ہیں ان کی بیٹی ہے اور یہ نکاح عزیزم مشرف احمد مربی سلسلہ سے تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔انہوں نے اسی سال جامعہ احمدیہ پاس کیا ہے۔ یہ مکرم ملک طارق احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔

مربیان کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ان کے گھر کا ماحول دوسروں سے بہرحال بہتر اور افضل ہونا چاہئے۔ انہوں نے تربیت بھی کرنی ہے۔انہوں نے تبلیغ بھی کرنی ہے۔ اور تربیت اور تبلیغ کے لئے جب تک اپنے عمل نمونہ کے طور پر نہ ہوں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔اس لئے جو بنیادی چیز ہے گھر کی اس اکائی کا بھی خیال رکھتے ہوئے اپنے گھروں کو زیادہ سے زیادہ جنت نظیر بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور جو لڑکی مربی سے بیاہ رہی ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مربی ہی کی، واقف زندگی کی ہی بیٹی ہے، واقفۂ نو بھی ہے، یہ خیال رکھنے والی ہے۔لیکن بعض دفعہ معاشرہ، ماحول بعض باتیں دلوں میں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے ایک واقفۂ نَو کو اور اُس بچی کو جو مربی کے عقد میں جارہی ہے یہ خیال رکھنا چاہئے کہ وہ بھی اسی طرح جماعتی تربیت اور جماعت کی Activities جو بھی ہیں ان میں حصہ دار ہے جس طرح مربی ہے۔اور اس کے نمونے، اس کے چال چلن بھی جماعت کے افراد خاص طور پر لڑکیاں دیکھتی ہیں۔ اس لئے اپنی زندگی کو بھی ہمیشہ ایک واقف زندگی کی بیوی کی حیثیت سے نبھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔اور یہ بچی تو خود بھی اللہ کے فضل سے واقفۂ نو ہے۔اور زیادہ سے زیادہ قناعت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔قناعت ایک ایسی چیز ہے جو کہ گھروں میں پیدا ہو جائے تو بہت سارے مسائل گھروں کے سلجھ جاتے ہیں۔عورتوں کی طرف سے بھی خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے خاوند کی جتنی آمد ہے، اس کے مطابق اپنے پاؤں پھیلائیں، چادر کو ہمیشہ دیکھیں۔نہ کہ غیر ضروری Demands ہوں۔ یہ مَیں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ خدانخواستہ ہماری بچیاں ایسی ہیں۔لیکن بعض یہ عمومی طور پر اور بھی لوگ سن رہے ہیں، دوسرے رشتے بھی قائم ہونے ہیں جو مربی نہیں بھی ہیں، ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بنیادی چیز ہے گھروں کا سکون قائم رکھنے کے لئے کہ لڑکیاں بھی اپنے خاوندوں کی جو بھی آمد ہے، اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔ بہرحال مَیں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ منصورہ بخش صاحبہ کا ہے جو مکرم رحیم بخش صاحب کی بیٹی ہیں۔ یہ خالد نعیم امینی صاحب ابن مکرم صادق امینی صاحب بریڈفورڈ کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ حانیہ صدف بنت مکرم تنویر الدین احمد خان صاحب کا ہے جو عزیزم قاسم نعیم امینی ابن مکرم نعیم صادق امینی صاحب بریڈفورڈ کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا: رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 14رجولائی 2017)

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8386: میں ابرار احمد قریشی ولد مکرم عارف احمد قریشی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن مکان نمبر 16-1H5/7/1 سلیم نگر کالونی ڈاکخانہ ملک پیٹ ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍جون 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد قریشی　　العبد: ابرار احمد قریشی　　گواہ: رشید احمد (ریلوے)

مسل نمبر 8387: میں سہیل احمد ولد مکرم بشیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر MIGH/B/32/A ڈاکخانہ سنتوش نگر ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر احمد RTC　　العبد: سہیل احمد　　گواہ: رشید احمد ریلوے

مسل نمبر 8388: میں سیدہ کوثر فاطمہ زوجہ مکرم عبد المجیب شاہد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ سعید آباد ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 بالیاں، 4 گلے کی چین (کل وزن 8 تولہ 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 4 بچھوا، زمین: ایک پلاٹ، ایک مکان (60% حصہ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال شریعت احمد　　الامۃ: سیدہ کوثر فاطمہ　　گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 8389: میں عالیہ جبین زوجہ محمد عظمت اللہ غوری صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ملے پلی ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کل زیورات 95 تولہ 22 کیریٹ، حق مہر: -/25,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال شریعت احمد　　الامۃ: عالیہ جبین　　گواہ: محمد کلیم خان

مسل نمبر 8390: میں عظمت اللہ غوری ولد مکرم نصرت اللہ غوری صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ ملے پلی ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5؍دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 1 ایکڑ (شادی خانہ) قیمت ڈھائی کروڑ روپئے بمقام یادگیر، 1 پلاٹ 340 گز پر مشتمل بمقام شاد نگر، نقد -/1,50,000 روپئے، مکان 11 مرلہ پر مشتمل بمقام وائٹ ایونیو (قادیان) میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار -/25,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال شریعت احمد　　العبد: محمد عظمت اللہ غوری　　گواہ: محمد کلیم خان

مسل نمبر 8391: میں حسّان احمد کمال ولد مکرم حبیب احمد کمال صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن سنتوش نگر ضلع حیدر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3؍دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال شریعت احمد　　العبد: حسّان احمد کمال　　گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8392: میں ھِبَۃُ الحئی زوجہ مکرم محمد اکبر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: 3/4/772، کاچی گوڈا، برکات پور ضلع حیدر آباد، مستقل پتا: کوندور، پایا پرتھی ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3؍دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں آدھا تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پایل 10 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال شریعت احمد　　الامۃ: ھِبَۃُ الحئی　　گواہ: محمد خالد ملکانا

مسل نمبر 8393: میں امیر احمد ولد مکرم سراج احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن گندھی گواڑ ضلع بیلگام، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7؍مئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الرشید　　العبد: امیر احمد　　گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 8394: میں عبد الرحمن ولد مکرم ولی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 37 سال

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Proprietor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

تاریخ بیعت 1999، موجودہ پتا: نٹی گِری تعلقہ ہلیال ضلع کاروار صوبہ کرناٹک، مستقل پتا: بھاگونی تعلقہ ہلیال ضلع کاروار صوبہ کرناٹک، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30؍مئی 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مولیٰ صاحب | العبد: عبدالرحمٰن | گواہ: طارق احمد

مسل نمبر 8395: میں ظفر مدثر ولد مکرم مظفر احمد ظفر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: ایمٹی یونیورسٹی ضلع گوالیئر صوبہ مدھیہ پردیس، مستقل پتا: محلہ سنت نگر، ریلوے روڈ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24؍جون 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زبیر احمد | العبد: ظفر مدثر | گواہ: ایم. آر. تبریز

بقیہ از صفحہ نمبر 7

نے بینک سے تقریباً ایک ملین مصری پونڈز نکلوا کر مجھے دیتے ہوئے کہا کہ یہ اس کی فیکٹری کے بعض مزدوروں کی تنخواہ ہے جو فیکٹری میں موجود فلاں انجینئر تک پہنچادو۔

میں فیکٹری پہنچ کر اس انجینئر تک یہ رقم پہنچا کر اس کے اگلے حکم کا انتظار کرنے لگا۔ دن گرم تھا اور میں گاڑی کا اے سی چلا کر بیٹھ گیا ایسے میں مجھے نیند آ گئی۔ کچھ دیر کے بعد انجینئر آیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے فلاں مقام پر چھوڑ دو۔ میں اسے چھوڑ کر مالک کے گھر کی طرف جارہا تھا کہ مالک کا فون آ گیا۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ ایک ملین پونڈز کہاں ہیں؟ میں نے کہا کہ وہ تو میں نے انجینئر صاحب کے حوالے کر دیئے تھے۔ مالک کو میرے اس جواب سے شدید صدمہ پہنچا اور جو جواب اس نے دیا اس سے مجھے شدید صدمہ پہنچا۔ اس نے کہا کہ میں نے تو تمہیں اپنے اموال کا امین بنایا تھا، میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ایک روز تم اس اعتماد کا یہ بدلہ دو گے؟ میں نے کہا کہ میرا جرم کیا ہے؟ اس نے کہا کہ تم نے میرا مال چوری کیا ہے اور جو رقم میں نے تمہیں بطور امانت دی تھی تم نے اس میں خیانت کی ہے۔ اس کے یہ الفاظ میرے کانوں پر بجلی بن کر گرے اور مجھے ایسے محسوس ہوا جیسے میرا دل سینے سے نکل کر میرے پاؤں میں آ گرا ہے۔ میں نے قسم کھاتے ہوئے کہا کہ میں نے یہ رقم انجینئر صاحب کے حوالے کر دی تھی۔ آپ اس انجینئر سے پوچھ سکتے ہیں۔ مالک نے کہا کہ اسی انجینئر کا ہی مجھے فون آیا تھا اور اس نے کہا ہے کہ اس نے دوبارہ یہ رقم تمہارے حوالے کر دی تھی۔

اچانک میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ ہوسکتا ہے کہ میری نیند کی حالت میں انجینئر صاحب نے یہ رقم گاڑی میں رکھ دی ہو اور مجھے اس کا پتہ نہ چلا ہو۔ چنانچہ میں نے کہا کہ ایک منٹ انتظار کریں میں گاڑی میں دیکھ کر بات کرتا ہوں۔

میں نے گاڑی کی ڈگی کھول کر دیکھا تو اس میں وہ بیگ پڑا ہوا تھا جس میں ساری رقم موجود تھی۔ میں نے مالک سے کہا کہ خوشی کی خبر ہے کہ آپ کی رقم گاڑی میں ہی موجود ہے اور میں آپ کو دینے کے لئے آرہا ہوں۔

ہوا یوں کہ انجینئر نے گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے رقم والا بیگ ڈگی میں رکھ دیا جبکہ میں سویا ہوا تھا اور مجھے اس کا علم نہ ہوا۔ بہر حال جو کچھ ہوا وہ ایک غلط فہمی تھی۔ لیکن میری خودداری نے وہاں مزید ملازمت کرنا گوارہ نہ کیا۔ لہٰذا میں مالک کو رقم دینے کے لئے پہنچا تو ساتھ گاڑی کی چابیاں بھی دیتے ہوئے کہا کہ میں نوکری چھوڑ رہا ہوں۔

اس نے بہت اصرار کرتے ہوئے رکنے کا کہا لیکن میں نے کہا کہ میں ایسا الزام برداشت نہیں کرسکتا۔ آج تو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مجھے بچا لیا ہے۔ کل کلاں کو کوئی ایسا واقعہ پیش آ گیا تو میں کیا کروں گا؟

یہ صورتحال دیکھ کر میرے مالک نے ایک ایسی بات کہہ دی جس کی بنا پر میں اپنا فیصلہ تبدیل کرنے پر مجبور ہوگیا۔ (اسکی تفصیل اگلی قسط میں بیان کی جائے گی)

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل مورخہ 30؍جون 2017)

......☆......☆......☆......

ایک حقیقی مومن پر نماز فرض ہے
اور اس بات کا اسے خود خیال رکھنا چاہئے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

’’ہم میں سے کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں پر نماز فرض ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ نماز کی اہمیت مختلف حوالوں سے بیان کر کے اس طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔ پھر بچوں کو بھی نماز کا پابند بنانے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر ماں باپ ہی نمازوں کے پابند نہ ہوں گے تو بچوں کو کس طرح کہہ سکتے ہیں یا اگر بچے اپنے اجلاسوں یا مختلف ذریعوں سے یہ حدیث سن لیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیں لیکن گھر میں وہ اپنے باپوں کو نمازوں کا پابند نہ دیکھیں تو ان پر کیا اثر ہوگا؟......

بیشک ایک حقیقی مومن پر نماز فرض ہے اور اس بات کا اسے خود خیال رکھنا چاہئے لیکن جماعت میں ایک نظام بھی قائم ہے اس نظام کو بھی اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔ اس کی حقیقت واضح کرتے رہنا چاہئے۔ مَیں اکثر خطبات میں اس طرف توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ کسی نہ کسی حوالے سے نمازوں کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ لیکن پھر اسے آگے پھیلانا مربیان اور نظام جماعت کا کام ہے کہ توجہ دلائیں۔ ہر فرد جماعت تک نماز کی اہمیت کا پیغام بار بار پہنچائیں۔‘‘ (خطبہ جمعہ فرمودہ 20؍جنوری 2017)

......☆......☆......

’میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے‘

(قریشی داؤد احمد ساجد، گلاسگو)

ہر حال میں دامن تیرا ہی تھام لیا ہے
ہر دَرد کا اپنے پہ ہی الزام لیا ہے

لَوٹا ہوں مَیکدے سے کئی بار تشنہ لب
اک تیری محبت کا فقط جام پیا ہے

ہر رات تیرے ہجر میں دامن کیا ہے چاک
ہر صبح تیرے ملنے کی چاہت میں سِیا ہے

سانسیں بھی امانت تیری، یہ جاں بھی تمہاری
اور گردشِ خوں کو بھی تیرے نام کیا ہے

اپنے لیے تو تُو ہی ہے اُمید کی کرن
ظلمت کدے میں نہ کوئی باتی، نہ دِیا ہے

ہوتا نہیں غافل کبھی دِل یاد سے تیری
جاری زباں پہ نام تیرا صبح و مسا ہے

دُنیا کی چکا چوند میں، تھے آستاں بہت
چوکھٹ پہ تیری سجدہ کیا، جب بھی کیا ہے

کہنے کی سبھی باتوں کو آنکھوں سے بہا کر
ہونٹوں کو صنم تیری محبت میں سِیا ہے

یہ حرفِ شکایت نہیں اندازِ بیاں ہے
اس طور سے اب تک جیئے، جتنا بھی جیا ہے

کیا خوب کہہ گیا ہے اک مرد خدا یہ بات
’’میں تیرا ہوں، تو میرا خدا، میرا خدا ہے‘‘

رہتی ہے لبوں پہ سدا، ساجدؔ کے بھی صدا
دِل تجھکو دیا، تجھکو دیا، تجھکو دیا ہے

......☆......☆......☆......

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 20

دوسرے سے محبت اور عزت سکھائی جاتی ہے۔

بلغارین وفد کے ایک مہمان کہتے ہیں کہ صرف احمدی لوگ ایسے ہیں جو واقعی امن سکھاتے ہیں عزت کرتے ہیں اور دنیا کو جنت بنانا چاہتے ہیں۔ یہاں واقعی زندگی کا نور ملتا ہے ایسی روشنی جو انسان کو زندگی عطا کرتی ہے میں تو اب ساری زندگی تمام لوگوں کو بتاؤں گا کہ اصل اسلام احمدیت ہے جو دنیا میں امن کی کوشش کر رہے ہیں۔

ایک عیسائی خاتون کہتی ہیں یہ جلسہ تو ایک معجزہ ہے۔ کہتی ہیں کہ خطبہ جمعہ نے مجھے بڑا متاثر کیا۔ انسان سے محبت، پردہ پوشی، ایک دوسرے کی مدد کرنا، کسی کی غلطی کا اظہار دوسروں کے سامنے نہ کرنا، بلکہ اس کے لئے دعا کرنا، یہ تعلیمات جو خلیفہ نے بیان فرمائی ہیں، کاش آج ساری دُنیا آپ کی اِس آواز کو سنے، اگر دُنیا سیدھے راستے پر آنا چاہتی ہے تو اسے ان آوازوں کو سننا ہوگا اور آپ کی تعلیمات کو ماننا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا: میسی ڈونیا سے 65 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں چار مختلف ٹیلیویژن کے پانچ صحافی بھی تھے تین مختلف علاقائی ٹیلی ویژن کے نمائندے تھے ایک نیشنل ٹیلی ویژن کے صحافی تھے۔ صحافیوں نے جلسہ سالانہ کے دوران ریکارڈنگ بھی کی مختلف لوگوں سے انٹرویو بھی لیتے رہے اور 28 کو میرے سے ملاقات بھی تھی ان کی۔ کہتے ہیں یہ ریکارڈنگ جو ہم نے کی ہے، اس کی ڈاکیومینٹری دکھائیں گے۔ اس میں 32 عیسائی دوست تھے 23 احمدی اور 10 غیر احمدی دوست تھے ان میں سے ایک نے آخری دن بیعت بھی کر لی تھی۔

میسی ڈونیا سے آئی ہوئی ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ خلیفہ کی تقریروں نے مجھ پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے۔ مجھے اس تقریر سے پتا چلا ہے کہ اسلام کا اصل مطلب امن ہے نہ کہ جنگ۔ اگر ہم اس تعلیم پر عمل کریں تو دُنیا جنگ کے بغیر امن اور محبت کا گہوارہ بن جائے۔ کہتی ہیں کہ جو آپ نے عورتوں کے حقوق پر بات کی یہ بڑی اچھی تعلیم ہے۔ کہتی ہیں کہ بیعت نے بھی مجھ پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وقت تھم گیا ہو۔

میسی ڈونیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون کہتی ہیں یہ ٹی وی کی صحافی ہیں کہ جلسہ نے مجھ پر اسلام کی نئی سمتوں کی طرف رہنمائی کی ہے۔ کبھی ایسا وقت بھی تھا کہ گویا لفظ اسلام مجھ پر حرام تھا اب مجھے اسلام کا نیا تعارف حاصل ہوا ہے۔ میں بطور صحافی یہ نیا تجربہ حاصل کرنے پر آپ کی مشکور ہوں۔ حضور انور نے فرمایا اِن کی میرے ساتھ ملاقات بھی تھی۔ یہ کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کے تمام جوابات سے مطمئن تھی اور آپ نے مجھے نئی سمتوں کی طرف رہنمائی کی نئے افق کی طرف رہنمائی کی ہے اور میں نے اب اسلام کی اصل تصویر دیکھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کے ایمان افروز تاثرات بیان فرمائے۔ اور فرمایا: جرمنی میں گزشتہ دو تین سال سے بیعت کی تقریب بھی ہو رہی ہے۔ اس سال جلسہ کے موقع پر گیارہ ممالک سے تعلق رکھنے والے تینتیس افراد نے بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ اِن میں البانیہ، گیمبیا، گھانا، جرمنی، عراق، یمن، مراکش، فلسطین، سیریا، ٹُرکی اور لتھوینیا سے آنے والے احباب تھے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ جلسہ کے بارے میں چند تاثرات تھے جو میں نے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت سوں کے سینے کھولتا ہے بہت سوں کے شکوک وشبہات دور کرتا ہے اسلام کی حقیقی تصویر ان کے سامنے آتی ہے اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ پھیلاتا چلا جائے۔

میڈیا کوریج کے لحاظ سے جلسہ کے پہلے دن جمعہ کے بعد ایک میرے ساتھ پریس کانفرنس بھی تھی جس میں نیشنل اور انٹرنیشنل میڈیا شامل تھا۔ انٹرنیشنل میڈیا میں اٹلی میسی ڈونیا آسٹریا برازیل اور بیلجیئم کے ٹی وی اور اخبارات کے نمائندے تھے۔ نیشنل لیول پر جرمنی کے چار ٹی وی سٹیشن اور تین پرنٹ میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔ لوکل لیول پر این ٹی وی ایک ریڈیو اور چار پرنٹ میڈیا کے نمائندے تھے۔

مجموعی طور پر جرمنی میں جلسہ سالانہ کی تینوں ایام کی کوریج ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق پانچ ٹی وی چینلز، تین ریڈیو چینل اور اکسٹھ اخبارات اور دیگر پرنٹ میڈیا کے ذریعہ پانچ کروڑ بانوے لاکھ سے اُوپر افراد تک پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ انٹرنیشنل میڈیا میں آئندہ ہفتے تک جو کوریج متوقع ہے اور اس کا نمائندوں نے ذکر کیا تھا اور انکی جو viewership ہے اسکے مطابق چار کروڑ تیرہ لاکھ سے اوپر لوگوں تک پیغام پہنچے گا۔ اسی طرح alislam ویب سائٹ پر جلسہ کی کارروائی ایم.ٹی.اے. جرمن سٹوڈیو کے تعاون سے اَپ لوڈ کی جاتی رہی۔ سینٹر پریس اور میڈیا آفس کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز بھی اپ لوڈ کی گئی۔ سوشل میڈیا پر بھی جلسہ کی کوریج کے حوالے سے کارروائی کی گئی جس میں فیس بک پر 32 پوسٹس شائع ہوئیں جو چار لاکھ بیس ہزار لوگوں نے دیکھیں اور 36 ہزار لوگوں نے پوسٹ کو پسند کیا اور اس پر تبصرہ وغیرہ بھی کیا۔ اسی طرح ٹوئٹر پر بھی جلسہ کے حوالے سے پانچ لاکھ چھتیس ہزار لوگوں نے جلسہ کی ٹویٹ دیکھے اور پانچ ہزار آٹھ سو لوگوں نے ری ٹویٹ کیا۔

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا: اِس دَورے کے دوران اللہ کے فضل سے ایک مسجد کے افتتاح کی بھی توفیق ملی۔ اس کا بھی بہت اچھا اثر مہمانوں پر ہوا اور انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ یہ اسلام تو جرمنی میں پھیلنا چاہئے۔ اس فنکشن کی بھی اچھی کوریج ہوئی۔ دو ٹی وی چینل اور دو اخبارات کے نمائندے آئے ہوئے تھے جن کے ذریعہ سے ساڑھے سولہ لاکھ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ جرمنی جماعت کو توفیق دے کہ وہ آئندہ اس سے بڑھ کر اسلام کا پیغام پہنچانے والے ہوں اور جو تعارف اَب ہوا ہے اس میں مزید وسعت پیدا کریں۔

......☆......☆......☆......

MBBS IN BANGLADESH
SAARC FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH
•Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
•Lowest Packages Payable In Instalments
•Excellent Faculty & Hostel Facility
•Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s: 9906928638

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا: شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وسّع مکانک
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

SEELIN TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا: بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 7-September-2017 Issue No. 36

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہتوں کے سینے کھولتا ہے

بہتوں کے شکوک وشبہات دور کرتا ہے اسلام کی حقیقی تصویر لوگوں کے سامنے آتی ہے

اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ پھیلاتا چلا جائے

جلسہ سالانہ جرمنی منعقدہ اگست 2017 کا ایمان افروز اور رُوح پرور تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ یکم ستمبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم.ٹی.اے. کے ذریعہ سے دنیائے احمدیت کو اس طرح اکٹھا اور باخبر کر دیا ہے کہ اب خلیفہ وقت کے دَوروں اور جماعتی پروگراموں اور خبروں کو سننے کے لئے لمبا انتظار اور جماعتی رسائل اور اخبارات کا انتظار نہیں کرنا پڑتا بلکہ ساتھ ہی ساتھ ہر خبر پہنچ رہی ہوتی ہے۔

بہرحال گزشتہ دنوں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ جرمنی کا جلسہ ہوا اس کے بارے میں بھی مجھے لوگوں نے لکھا اور جہاں بھی مَیں جاؤں وہاں کے بارے میں خاص اظہار رائے ہوتا ہے لوگوں کا۔ مختلف قسم کے جذبات ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر انسان ادا کرتا ہے اور حمد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت میسر فرما کر کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کو ایک وحدت بنا دیا ہے اور ایک لڑی میں پروئے جانے کے ظاہری نظارے کا خوبصورت سامان مہیا فرما دیا ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے وہاں ایم.ٹی.اے. کے کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کارکنوں کو جزا دے۔

فرمایا: اسی طرح مختلف شعبہ جات میں کام کرنے والے کارکن ہیں جو جلسہ پر رضاکارانہ طور پر خدمت کر رہے ہوتے ہیں اور مہمانوں کی خدمت میں انہوں نے دن رات ایک کیا ہوتا ہے۔ یہ بھی ہزاروں کی تعداد میں اب ہو گئے ہیں، جن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی ہیں اور بچے بچیاں بھی ہیں۔ ایک ایسی روح کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں جو صرف اس زمانے میں جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے۔ پس تمام شامل ہونے والوں کو ان رضاکاروں کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح شاملین جلسہ بھی ایک اچھا اثر اپنے رویے سے مہمانوں پر چھوڑ رہے ہوتے ہیں جس کا اظہار مہمان بعد میں کرتے ہیں۔ اس وقت میں اس حوالے سے مختلف ملکوں سے آئے ہوئے مہمانوں کے تاثرات پیش کروں گا تاکہ جلسہ کی برکات کا یہ حصہ بھی ہمارے سامنے آجائے اور اللہ تعالیٰ کی مزید شکرگزاری کا موقع ملے اور اپنی حالتوں کو مزید بہتر کرنے کی طرف ہماری توجہ ہو۔

ایک عربی النسل مسلمان دوست خالد میاد صاحب جو ریڈ کراس تنظیم کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ اس سال جرمنی جلسہ میں شامل ہوئے۔ وہ اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں جب اپنے غیر مسلم دوستوں کو اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سنتا تھا تو مسلمانوں کی باہمی منافرت اور جھگڑوں کی وجہ سے میں اسلام کا دفاع نہیں کر پاتا تھا آج اس جلسہ میں آپ کی جماعت کے اجتماعی اور انفرادی امن و محبت اور باہمی یگانگت کو دیکھ کر اور آپ کے افراد میں خلیفہ کے لئے محبت اور اطاعت کا مشاہدہ کر کے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے کہ میں نے ایک ایسی جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے جس کے افراد پر امن ہیں جن کا اجتماع منظم ہے۔ کہتے ہیں کہ اب میں آپ کی مثال بڑے اعتماد سے اپنے غیر مسلم دوستوں کو پیش کر کے ان کے اسلام پر اعتراضات کا دفاع کر سکتا ہوں۔

ایک جرمن دوست مشایل فیچر صاحب جلسہ میں شامل ہوئے کہتے ہیں کہ میں اس جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے اخبار میں پڑھتا رہتا تھا کہ احمدی امن پسند لوگ ہیں لیکن میرے دل میں آتا تھا کہ امن کا دعویٰ تو اور بھی بہت لوگ کرتے ہیں۔ اب یہاں آکر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ اتنا بڑا اجتماع اور اتنا پر امن ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ورنہ تو کہیں پانچ سو آدمی بھی اکٹھے ہوں تو لڑائی ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں جلسہ میں شامل ہو کر اور آپ کے اس پر امن ماحول کو دیکھ کر آپ کے امن کے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔

ایک خاتون ماریہ جوزے صاحبہ جنکا تعلق جنوبی امریکہ سے ہے، کہتی ہیں: یہاں آکر میں بہت حیران ہوئی کہ اتنی قوموں نسلوں اور رنگوں کے لوگ ایسی یگانگت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ہر طرف امن اور سکون کی فضا ہے۔ سب لوگ مطمئن ہیں کسی کو بھی کوئی خوف نہیں میرے لئے ایسے پر امن اجتماع میں شرکت ایک نیا تجربہ ہے اور میری خواہش ہے کہ میں برلن واپس جا کر جماعت احمدیہ کی مسجد سے رابطہ کروں اور اس جماعت کے ساتھ مزید تعلق مضبوط کروں۔ مجھے آپ لوگوں میں شامل ہو کر ایک دلی اطمینان ملا۔

میسی ڈونیا کی ایک سوشل ویلفیئر کی تنظیم میں کام کرنے والی تین خواتین آئی ہوئی تھیں۔ ایک کہتی ہیں کہ ہم نے آپ کے افراد اور آپ کی تعلیمات اور آپ کی لیڈر شپ کو دیکھا ہے اور ہم اس احساس کے ساتھ واپس جائیں گی کہ وہاں کے مسلمانوں کو آپ کی جماعت کا تعارف کروا سکیں۔ یہ جماعت اور اس کے جلسے دیگر مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں اور ایسی پر امن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہے کہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے۔

لیٹویا سے آئی ہوئی ایک جرنلسٹ خاتون آگسٹن صاحبہ نے لکھا کہ میں گزشتہ چھ ماہ سے اسلام کے مختلف فرقوں پر ایک پراجیکٹ پر کام کر رہی ہوں اس سلسلہ میں مَیں استنبول بھی گئی اور وہاں مختلف اسلامی فرقوں سے ملی ہوں لیکن یہاں امام جماعت احمدیہ کو دیکھ کر میرے دل کی جو کیفیت ہوئی اس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

لیٹویا سے قرطبہ یونیورسٹی کی پروفیسر لولی ڈیاس صاحبہ نے جلسہ میں شامل ہو کر اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ میں زندگی میں پہلی بار مسلمانوں کے اتنے بڑے جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ میں نے امام جماعت احمدیہ کو پہلی مرتبہ جب قریب سے دیکھا تو میرے لئے ایک عجیب تجربہ تھا اس کی کیفیت مجھے زندگی بھر یاد رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا: اس سال بوسنیا سے چھیالیس افراد کا وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں اٹھارہ احمدی تھے اور باقی تقریباً اٹھائیس زیر تبلیغ تھے۔ ایک مہمان یاسمین صاحبہ کہتی ہیں کہ جلسہ کے اتنے بڑے انتظام کو دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ جلسہ کے تمام انتظامات میں مجھے کہیں بھی نقص نظر نہیں آیا۔

ایک مہمان نجات صاحب بوسنیا کی رومن کمیونٹی کے ایک معروف سیاستدان ہیں دانشور کے طور پر جانے جاتے ہیں اور شہر ٹوتلا کے کونسلر بھی ہیں کہتے ہیں جلسہ کے تمام انتظامات بہت ہی احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ میں نے اس سے قبل کبھی اس قسم کے پروگرام میں شرکت نہیں کی تھی۔ یہ جلسہ میرے لئے مختلف جہت سے سبق آموز تھا۔ کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں یہی سمجھا کہ لوگ ایمان میں بہت مضبوط ہیں اور ان کے قول اور عمل میں مطابقت ہی ان کی ترقی کا راز ہے اور ان لوگوں میں اس حالت کو پیدا کرنے کی وجہ ان کی خلافت سے وابستگی ہے۔

ایک غیر از جماعت دوست ماہر صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ اپنے ذاتی خرچ پر جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ یہاں مہمانوں کا جس طرح سے خیال رکھا جاتا ہے اور جس محبت سے لوگ پیش آتے ہیں میں حقیقت میں کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ ہمیں زمین پر سونے کے لئے کہیں اور کھانے کو صرف سوکھی روٹی ہی کیوں نہ دیں ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں ہوگی کیونکہ جو پیار اور محبت یہاں سے ہمیں ملا ہے اس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔

ایک مہمان امیر صاحب جو پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے جلسہ کے ماحول نے ان پر بڑا مثبت اثر چھوڑا کہتے ہیں کہ میں اپنے دل کی کیفیت کو بیان نہیں کر سکتا ان باتوں کو صرف محسوس ہی کیا جا سکتا ہے اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اس جنت نما معاشرے میں چند دن گزارے تاکہ اس کو حقیقی جنت کے بارے میں ایک یقین پیدا ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اس سال بلغاریہ سے بھی 52 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ میں شرکت کی۔ اس میں سے بیس احمدی افراد تھے بتیس غیر احمدی مہمان تھے۔ اس وفد میں بزنس مین بھی تھے وکلاء بھی تھے لیکچرر بھی تھے طلباء بھی تھے اور عام طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شامل تھے۔ ایک خاتون ایسی نوواس کہتی ہیں: انسان اگر اپنی زندگی تبدیل کرنا چاہے تو جلسہ پر آئے میں نے یہاں سے بہت کچھ سیکھا ہے دو چیزوں کا ذکر ضرور کرنا چاہتی ہوں ایک تو یہاں اللہ سے محبت سکھائی جاتی ہے دوسرے لوگوں میں ایک

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad